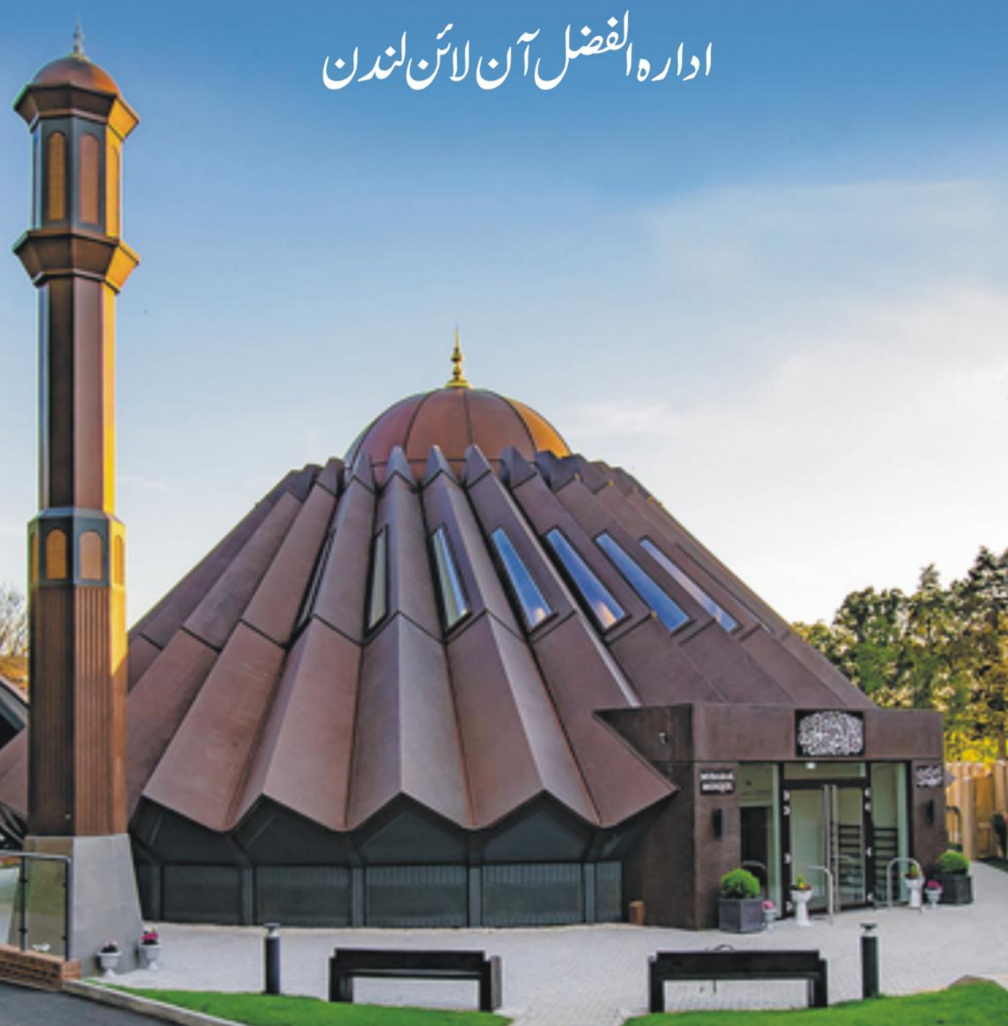
ارشاداتِ نور

ادارہ الفضل آن لائن لندن





ارشاداتِ نور

مرتبہ: فائقہ بشریٰ

ادارہ الفضل آن لائن لندن

رابطہ کرنے کے لیے

ویب سائٹ: www.alfazlonline.org

ای میل ایڈریس: info@alfazlonline.org

فون نمبر: ++44 79 5161 4020

آن لائن ایڈیشن



حضرت حکیم مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ڈیوڑھی

ادارہ الفضل آن لائن کو گزشتہ دو تین ماہ سے قارئین کی یہ تاریخ ساز خدمت کی توفیق مل رہی ہے کہ وہ قسط وار چھپنے والے مضامین کے اولاً لنکس بنا کر قارئین میں شیئر کرتا ہے اور بعد ازاں کتابی شکل دے کر پی ڈی ایف کی صورت میں مہیا کر دیتا ہے۔ جس کو کتابی صورت میں پڑھنا آسان ہو جاتا ہے اور ہر قسط پر الفضل آن لائن کا لنک بھی دیا جاتا ہے تا اخبار کے مضمون تک رسائی بھی مل سکے۔

زیر نظر کتاب ’’ارشادات نور‘‘ چودہ قسطوں میں الفضل آن لائن میں شائع ہوئے۔ جن کو مکرمہ فائقہ بشریٰ آف بحرین نے ارشادات نور ہر سہ جلدوں سے قارئین الفضل کے لئے تیار کیا تھا۔ اور اب اسے کتابی شکل میں مکرم سید عمار احمد قارئین کے سامنے پیش کرنے جا رہے ہیں۔ یہ ادارہ الفضل کی چوتھی کاوش ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے آمین۔

اس کو کتابی شکل دینے کا ایک عظیم مقصد یہ ہے کہ ہمارے قارئین کو حضرت مولوی نور الدین خلیفۃ المسیح الاولؓ کے توکل علی اللہ، اخلاص اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے محبت و عشق کا علم ہو تا وہ اپنے اندر بھی حضرت مولوی نور الدینؓ کے اوصاف پیدا کر سکیں۔

كَانَ اللّٰهُ مَعَكُمْ

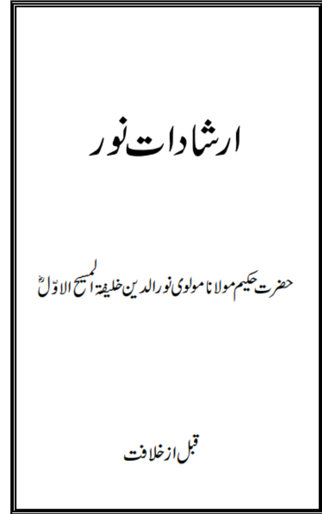
ابو سعید

ایڈیٹر روزنامہ الفضل آن لائن

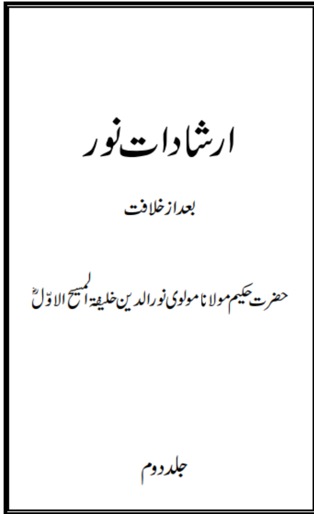
10/7/22

ارشادات نور (جلد اوّل تا سوم)

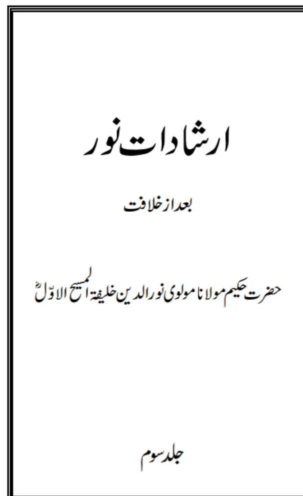
جلد اوّل۔ قبل از خلافت


ارشادات نور
حضرت حکیم مولانا مولوی نورالدین خلیفۃ المسیح الاوّلؓ
قبل از خلافت

جلد دوم۔ بعد از خلافت


ارشادات نور
بعد از خلافت
حضرت حکیم مولانا مولوی نورالدین خلیفۃ المسیح الاوّلؓ
جلد دوم

جلد سوم۔ بعد از خلافت


ارشادات نور
بعد از خلافت
حضرت حکیم مولانا مولوی نورالدین خلیفۃ المسیح الاوّلؓ
جلد سوم

فہرست مضامین

* * * * * *

الفضل آن لائن کی تو لاکھوں افراد تک رسائی ہوتی ہے (خلیفۃ المسیح الخامس)

ایک دوست نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ سے اپنے ایک مضمون کے بارے اسے کتابی شکل میں شائع کرنے کی درخواست کی تو حضور نے انہیں پیغام بھجوایا:

" یہ مضمون الفضل آن لائن میں دے دیں۔ الفضل آن لائن کی تو لاکھوں افراد تک رسائی ہوتی ہے جبکہ اگر کتاب چھپوائی بھی جائے تو زیادہ سے زیادہ دو یا تین ہزار افراد تک پہنچ سکتی ہے "

(قسط 1)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ

بدیوں سے بچنے کے مجرب نسخے

"انسان اگر اپنے دل میں خیال رکھے کہ خدا میرے ساتھ ہے چلتے پھرتے پورا خیال رکھے کہ خدا مجھے دیکھتا ہے۔ تو چونکہ یہ امر انسان کی فطرت میں ہے کہ بڑے کے سامنے بدی نہیں کرتا۔ پھر محسن مقتدر خدا کے سامنے کیونکر کر سکتا ہے؟ پس اللہ پر ایمان لانا بدی سے بچاتا ہے۔ اللہ حاکم ہے مربی ہے نیکیوں اور نیکوں کو پیار کرتا ہے بدی اور بدوں سے کچھ تعلق نہیں رکھتا یہ ساری باتیں ایمان میں داخل ہوں تو بدیوں سے بچ جاوے۔

بدیوں کے بچنے کے واسطے ایمان بالآخرۃ بھی ایک مجرب نسخہ ہے اگر انسان یہ کہے کہ میرے ہر فعل کا نتیجہ ضرور ہے نیکی کا بدلہ نیک ملے گا اور بدی کا بدلہ بد تو ضرور بدیوں سے بچتا رہے گا۔"

(ارشادتِ نور جلد اوّل صفحہ 67)

دو آسمانی امان

"حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ قول مجھے بہت ہی پیارا معلوم ہوتا ہے کہ آسمان سے دو امان نازل ہوئے تھے ایک تو ان میں سے اٹھ گیا یعنی رسول اللہ ﷺ کا وجود باجود مگر دوسری امان قیامت تک باقی ہے اور وہ استغفار ہے۔ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ (الانفال:34) پس استغفار کرتے رہا کرو کہ پچھلی برائیوں کے بد نتائج سے بچے رہو اور آئندہ بدیوں کے ارتکاب سے۔"

(ارشادتِ نور جلد اوّل صفحہ 69)

قصص قرآنی کے بار بار بیان کرنے میں حکمت

"لوگ حیرت اور تعجب ظاہر کرتے ہیں کہ قرآن بار بار قصص کیوں بیان کرتا ہے؟ مگر مجھے ان کے اس اعتراض پر تعجب آتا ہے دنیا میں کوئی مصقلہ ایسا نہیں ہے جو ایک ہی بار صیقل کر دے۔ جسمانی غذا بھی ایک بار کھا کر مستغنی نہیں کر دیتی۔ جب یہ نظارہ اپنے جسم میں دیکھتے ہیں پھر روح کے لیے ایسا قانون پا کر ہم کو تعجب کیوں ہو؟ قصص قرآنی میں بہت سے اسرار ہیں منجملہ ان کے ایک یہ بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ انبیاء علیہم السلام کی تمام صفات کے جامع تھے گویا قصص قرآنی آپ کے ہی آنے والے واقعات کا ایک رنگ میں ذکر ہے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ان تمام نبیوں کے ملک فتح کئے ہیں جن کا ذکر قرآن کریم میں آیا ہے۔"

(ارشادتِ نور جلد اوّل صفحہ 71)

کھجور کے درخت کی خصوصیتیں

"میں نے مخالف لوگوں کی کتابوں میں ایک حدیث پڑھی ہے جس نے مجھے بڑے غور کا موقع دیا اور وہ حدیث مجھے بڑی ہی دلچسپ معلوم ہوئی (اگر ہے) اس کا مضمون یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسلمانوں کو ترغیب دیتے ہیں کہ کھجور کا درخت اس بقیہ مٹی سے بنایا گیا جس سے حضرت آدم علیہ السلام بنائے گئے تھے اور اس لئے وہ مسلمان کی پھوپھی ہے۔ بڑے غور اور فکر کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ یہ فقرہ نبوت کے چشمہ سے ضرور نکلا ہے اور ساتھ ہی مجھے رنج بھی ہوا۔ ایک اور حدیث کا مضمون ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی پاک مجلس میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے پوچھا کہ ایک درخت ہے کہ وہ مومن کی مثال ہے اور پھر آپ ہی فرمایا کہ وہ کھجور ہے۔ اس میں سِر کیا تھا؟ کھجور کے درخت میں چند خصوصیتیں ہوتی ہیں۔

(1) کھجور کا پھل روٹی کا قائمقام ہوتا ہے۔ (2) روٹی کے ساتھ سالن کا بھی کام دیتا ہے۔ (3) پھل کا پھل بھی ہے۔ (4) شربت کا کام بھی دیتا ہے۔ (5) اس کے پتے ہوا کے شدید سے شدید جھونکوں سے بھی نہیں گرتے ہیں۔ (6) پھر پتوں کے پنکھے چٹائیاں بنتی ہیں۔ (7) تنے کی رسیاں بنتی ہیں۔ (8) ریشوں سے تکیے بنتے ہیں۔ (9) لکڑی کام آتی

ہے۔(10) کھجور کی گٹھلی سے جانوروں کے لیے عمدہ غذا بنتی ہے۔(11) شاخوں کے سرے کے درمیان کی گری مقوی ہوتی ہے۔

غرض کھجور ایک ایسا درخت ہے کہ اس کا کوئی حصہ بھی ایسا نہیں جو مفید اور نفع رساں نہ ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے کھجور کے درخت کی مثال سے یہ بتلایا ہے کہ مسلمان کو بڑا ہی نفع رساں ہونا چاہئے اور ایسا ثابت قدم اور مستقل مزاج ہو کہ کوئی ابتلا اس پر اثر نہ کر سکے مگر مجھے یہ دیکھ کر سخت رنج ہوا کہ آج مسلمانوں کی یہ حالت نہیں رہی۔"

(ارشادتِ نور جلد اوّل صفحہ 72-73)

اعمالِ صالحہ

"اپنے اعمال کو سیدھا کرو۔ یاد رکھو کہ کوئی تمہارا علم، آبرو، دولت، طاقت، کام نہ آوے گی۔ مگر کام آنے والی ایک اور صرف ایک ہی چیز ہے جس کو اعمالِ صالحہ کہتے ہیں۔

اعمالِ صالحہ اپنی ہی تجویز اور خیال پر اعمالِ صالحہ نہیں ہو سکتے جن میں اخلاص ہو اور صواب ہو کیا معنے خدا ہی کے لیے ہوں اور خدا ہی میں ہو کر ہوں یعنی اللہ تعالیٰ کے فرمودہ اور نبی کریم ﷺ کے عمل کے موافق ہوں۔
پس حَاسِبُوْا قَبْلَ اَنْ تُحَاسَبُوْا اس سے پہلے اپنا حساب کر لو جبکہ تمہارا حساب کیا جاوے اور وَازِنُوْا قَبْلَ اَنْ تُوَازَنُوْا اس سے پیشتر کہ تم تولے جاؤ خود اپنے آپ کو تولو۔

ہر روز سستی اور گناہوں کے دور کرنے کی کوشش کرو۔ باریک در باریک اعمال پر خوب غور کرو۔ میں سچ کہتا ہوں وہ شخص بڑے ہی گھاٹے میں ہے جس کے دو دن برابر گزرے۔"

(ارشادتِ نور جلد اوّل صفحہ 80-81)

دکھ اور تکلیف پہنچنے سے ملنے والی خوشیاں

"حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ جب مجھے کوئی دکھ آتا ہے تو مجھے تین خوشیاں ہوتی ہیں اول بڑے دکھ سے بچنا۔ دوم گناہوں کا کفارہ۔ سوم دنیا کی مصیبت ہے نہ دین کی۔ مگر جب مجھے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو مجھے ایک چوتھی راحت

بھی ہوتی ہے۔ اور وہ یہ کہ دعاؤں کا موقع ملتا ہے اور یہ ایمان ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس تکلیف کے بعد بہترین راحت دے گا۔"

(ارشادتِ نور جلد اوّل صفحہ 81)

روحانی بیماریوں کے علاج کا طریق

قرآن شریف میں دو قسم کے گروہوں کا ذکر ہوا ہے۔ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ اور فَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ پس قرآن پڑھو تو یہ ضرور سوچو کہ تم کس فریق میں ہو۔ آدم ہو یا ابلیس، نوح ہو یا قوم نوح، عادی ہو یا ہود، ثمودی ہو یا صالح، موسیٰ ہو یا فرعون، محمد ﷺ ہو یا ابو جہل مشرکانِ مکہ۔ یہ ایک طریق ہے اپنی روحانی بیماریوں کے علاج کا اور میں نے اس طرز پر اپنا علاج کر کے فائدہ اٹھایا ہے۔ قرآن شریف پڑھو مگر دستور العمل بنانے کے لئے۔"

(ارشادتِ نور جلد اوّل صفحہ 82)

حصول رزق کے گُر

"اول۔ جناب الٰہی میں دعا مانگنا۔ دوم۔ ان قوانین پر کاربند ہونا جو رزق کے متعلق خداوند تعالیٰ نے قرآن شریف میں بیان فرمائے ہیں۔ سوم۔ خدا تعالیٰ کے عطیات وانعامات کا شکر کرنا۔ چہارم۔ متقی بننا۔"

(ارشادتِ نور جلد اوّل صفحہ 110)

عبادات کی تین اقسام

"اَلتَّحِيَّات زبانی عبادتیں۔ اَلصَّلَوَات بدنی عبادتیں۔ اَلطَّيِّبَات۔ مالی عبادتیں۔"

(ارشادتِ نور جلد اوّل صفحہ 110)

غم سے بچنے کے ذرائع

”غم سے بچنے کے تین بڑے اسباب ہیں۔ اول۔ اس امر کا یقین کر لے کہ جو دکھ اور تکلیف آتی ہے وہ شامتِ اعمال سے آتی ہے اور اس میں الٰہی حکمت ہوتی ہے۔ دوم۔ کسی دکھ کے آنے سے پہلے یعنی ہمیشہ ہی ذکر الٰہی کرتا رہے اور اپنے گناہوں کے برے نتائج سے حفاظت طلب کرتا رہے۔ سوم۔ صادقین اور خدا تعالیٰ کے پیاروں کی صحبت میں رہے۔“

(ارشادتِ نور جلد اوّل صفحہ 127)

اشیاءعالم کی عمر

”دنیا میں اشیاء اسی وقت تک رہتی ہیں جب تک وہ کسی نہ کسی پہلو سے دنیا کے واسطے مفید ہوتی ہیں۔ جب کوئی ایسا وقت آجاتا ہے کہ وہ کسی طرح بھی مفید نہیں رہتی تو دنیا سے اٹھائی جاتی ہے۔ یہی حال انسان کا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے سے پہلے بھی دنیا کا اکثر یہی حال ہو گیا تھا۔ قرآن شریف فرماتا ہے۔ وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِى الْاَرْضِ (الرعد:18)۔“

(ارشادتِ نور جلد اوّل صفحہ 128)

گنہگاروں کی اقسام

”اوّل قسم گنہگاروں کی وہ ہے کہ وہ غافل ہوتے ہیں ان کو خبر ہی نہیں ہوتی کہ وہ گناہ کرتے ہیں۔ دوم گناہ کرتے ہیں مگر بعد میں اضطراب، تضرع، زاری، خوف الٰہی رونا چلاّنا ہوتا ہے۔ ایسے گنہگار تائب ہوتے ہیں۔ سوم۔ گناہ گاروں کی وہ قسم ہے کہ وہ غافل بھی نہیں ہوتے گناہ بھی کرتے ہیں کوئی اضطراب اور گھبراہٹ بھی نہیں ہوتی بلکہ وہ حیلے بناتے ہیں اور بہانہ کرتے ہیں ایسے لوگ محروم ہوتے ہیں۔ پس اپنا مطالعہ کرو۔“

(ارشادتِ نور جلد اوّل صفحہ 129)

تلاوت قرآن کی غرض

”قرآن شریف کی تلاوت کرو مگر عمل کے لیے اور اگر قرآن شریف میں کوئی آیت ایسی پاؤ جو دوبھر معلوم ہو اور ایسا نظر آوے کہ اس پر عمل نہیں ہو سکتا تو یاد رکھو ایسا خیال سخت خطرناک ہے۔ اسی وقت استغفار کرو کیونکہ یہ حالت شیطان کی ہوتی ہے جو قرآن شریف اس کے لئے باعث راحت نہیں ہے۔ پس تم ایک ڈائری بناؤ اور اس میں وہ تمام باتیں جو تم سنو، پڑھو درج کرو اور ان میں غور کرو کہ کیا تمہیں قرآن کریم سے لذّت آتی ہے یا کسی اور کے کلام سے پھر تمہیں پتہ لگ جاوے گا کہ تم کون ہو۔“

(ارشادتِ نور جلد اوّل صفحہ 135-136)

بڑا ہی بدبخت کون ہے؟

”تین قسم کے لوگ بڑے ہی بدقسمت اور بدبخت ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ سے پناہ اور دعا مانگنی چاہئے کہ ان میں داخل ہونے سے بچاوے۔

اول۔ وہ شخص بڑا ہی بدبخت ہے جس کو علم ہو اور عمل نہ ہو یہ قرآن شریف کی اصطلاح میں ضال کہلاتا ہے۔
دوم۔ وہ شخص بڑا ہی بدقسمت ہے جو اپنے گناہوں اور بدکاریوں کو اچھا سمجھتا ہے۔ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ (محمد:15)
سوم جو گری ہوئی خواہشوں کا متبع ہو۔ اِتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ (محمد:15)“

(ارشادتِ نور جلد اوّل صفحہ 143)

اللہ تعالیٰ سے غافل کرنے والے امور

”اللہ تعالیٰ سے غافل کرنے والے امور کا نام قرآن شریف میں لَهْوٌ ہے۔ پس مومن کا کام یہ ہے کہ جس کام سے، جن مکانات سے، جس لباس سے، جس خوراک سے، جس مجلس میں بیٹھنے سے انسان کو اللہ تعالیٰ سے غفلت پیدا ہو اس سے ہجرت کرے اور یہی اس کا علاج ہے۔“

(ارشادتِ نور جلد اوّل صفحہ 145)

کسی کو تحقیر کی نظر سے نہ دیکھو

کسی کی حالت بد کو دیکھ کر اس کو تحقیر کی نظر سے نہ دیکھو بلکہ دعا کرو کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِہٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا (شعب الایمان بیہقی الثالث و الثلاثون من شعب الایمان و ھو باب فی تعدید نعم اللہ عزوجل) ورنہ یادرکھو کہ انسان نہیں مرتا جب تک اس مصیبت میں خود مبتلا نہ ہولے۔

(ارشادتِ نور جلد اوّل صفحہ 146)

گناہ

"گناہ سے مراد ہر وہ امر ہے جو عام مجالس میں کرتے ہوئے مضائقہ کیا جاوے جو کام لوگوں کی نظر سے پوشیدہ کر کے کیا جاوے اور پھر ان کے سامنے کرنے سے کنارہ کشی کرنی پڑے۔"

(ارشادتِ نور جلد اوّل صفحہ 147)

غیبت اور غیبت کنندہ

"اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْہِ (الحجرات:13) غیبت کرنے والے کو قرآن شریف نے اپنے بھائی کا گوشت کھانے والا قرار دیا ہے اور یہ امر واقعات سے ظاہر ہے کیونکہ جس شخص کی غیبت کی جاوے جب اس کو معلوم ہوتا ہے کہ فلاں شخص نے اس کی غیبت کی اور اس کی برائی بیان کی تو اسے رنج ہوتا ہے اور سخت صدمہ پہنچتا ہے۔ اس رنج اور صدمہ سے انسان کا خون اور گوشت کم ہو جاتا ہے اس طرح پر وہ کمی اس غیبت کنندہ کی وجہ سے ہوئی۔ پس وہ گوشت جو کم ہوا وہ گویا اس غیبت کرنے والے نے کھایا ہے۔ اس سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا کہ تم کسی کی غیبت نہ کرو۔ غیبت کے معنے ہیں ایسی بات جو اگر کسی کے سامنے کی جاوے تو کہنے والا رُکے اور شرم کرے۔"

(ارشادتِ نور جلد اوّل صفحہ 147)

مومن کا ہوشیار ہونا ضروری ہے

”مومن کے کئی کان ہونے چاہییں یعنی اس کو بڑا ہوشیار اور چوکنا ہونا ضروری ہے غفلت مومن کا کام نہیں۔ تم اندازہ کرو کہ کس قدر مستعدی اور ہوشیاری سے کام لیتے ہو۔“

(ارشادتِ نور جلد اوّل صفحہ 149)

ذکرِ الٰہی کے فوائد

”ذکرِ الٰہی سے قویٰ مضبوط ہو جاتے ہیں حتّٰی کہ بوڑھے جوان ہو جاتے ہیں اور اس امر کا ثبوت قرآن شریف ہی سے ملتا ہے حضرت زکریاؑ نے اپنی کمزوری کا ذکر کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کا علاج یہی بتایا کہ تم ذکرِ الٰہی کرو اور تین روز تک کسی سے کلام نہ کرو چنانچہ انہوں نے اس پر عمل کیا اور خدا نے جیتی جاگتی اولاد عطا فرمائی۔“

حدیث شریف میں ذکر ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک خادمہ مانگی آپؐ نے فرمایا کہ ہر نماز کے بعد 33 مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھ لیا کرو اور سوتی دفعہ بھی۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور وہ ضرورت محسوس نہ ہوئی۔

(ارشادتِ نور جلد اوّل صفحہ 153)

تضرع کیا ہے

”جبکہ خدا تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ تم تضرع کرو اس لئے اس امر کا سمجھنا بھی ضروری ہے کہ خود تضرع کیا شے ہے؟ اس کے معنے یہ ہیں آہ وزاری اور نالہ وبکا کر کے کسی کو اپنے پر مہربان بنا لینا یا اسے راضی کر کے موردِ انعام بن جانا یا اس کے عذاب سے محفوظ رہنا۔ جب انسان کسی کے آگے زاری کرتا ہے تو اس کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ میری گزشتہ خطائیں معاف کی جاویں وہ آئندہ ایسا نہ کرے گا بلکہ حالت میں تغیر کر کے آقا کی رضامندی کا طالب ہو گا۔

پس خدا تعالیٰ جو تم سے زاری چاہتا ہے اس کے بھی یہی معنے ہیں کہ تم اپنی حالتوں کو بدلو اور وہ بات اختیار کرو جس سے وہ راضی ہوتا ہے گویا دوسرے الفاظ میں سچی توبہ کے مفہوم کا نام تضرع ہے۔“

(ارشاداتِ نور جلد اوّل صفحہ 192)

قربِ الٰہی کے لیے نہایت ضرورت ہے

1۔ اتباع نبی کریمؐ کی جاوے قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ (اٰل عمران:33)

2۔ کبر اور کسل سے کلی اجتناب۔ عِنۡدَ رَبِّکَ لَا یَسۡتَکۡبِرُوۡنَ عَنۡ عِبَادَتِہٖ (الاعراف:207)

3۔ استغفار و استقلال کے ساتھ درود شریف

اِسۡتَغۡفِرُوۡا رَبَّکُمۡ ثُمَّ تُوۡبُوۡا (ھود:4)

اِنَّ الَّذِیۡنَ قَالُوۡا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسۡتَقَامُوۡا (حٰمٓ السجدۃ:31)

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَ سَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا (الاحزاب:57)

(ارشاداتِ نور جلد اوّل صفحہ 343)

کامیابی کا راز

”مخدومنا حضرت حکیم الامت فرمایا کرتے ہیں کہ کسی امر کے حصول کی کوشش کے وقت خواہ وہ دینی ہو یا دنیوی، امور ذیل کا خیال رکھنا کامیابی کی کلید ہے۔

(1)اور خیالات سے خالی الذہن ہو کر اسی کام میں مستغرق ہو جانا۔

(2)خاص نشاط اور خوشی سے اس کام کو دلی شوق سے کرنا۔

(3)اس کام کے کرنے میں کسی قسم کی کوئی روک باقی نہ رہنے دینار کاوٹوں کا دور کر لینا گویا تیرتا ہوا جا رہا ہے۔

(4)دل میں اپنے ساتھیوں سے سبقت لے جانے کے خیال بھی موجزن ہونا۔

(5)پھر ایسی سعی بلیغ ہو کہ خود موجد بن جاوے اور ایسا غور وخوض ہو اور ایسی تدابیر سوچتا رہے کہ اس کام میں نئی نئی ایجادیں کر لے۔

ان پانچوں اصول کو قرآن کریم نے عبارت ذیل میں بیان فرمایا ہے۔

وَ النّٰزِعٰتِ غَرْقًا۔ وَّ النّٰشِطٰتِ نَشْطًا۔ وَّ السّٰبِحٰتِ سَبْحًا۔ فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا۔ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا۔ (النّٰزِعٰت:2تا6)

فرمایا کہ اس طرز ادا میں ایک عجیب نقطہ یہ بھی ہے کہ اول تین طرزوں پر لفظ واؤ آیا ہے اور بعد کی دو طرزوں پر لفظ فا آیا ہے۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ پہلی تین طرزوں پر انسان جب خود کوشش اور سچی سعی کر کے کاربند ہو جاتا ہے تو آخری دونوں باتیں اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بطور انعام جو نتیجہ ہوتا ہے پہلی کوشش کا عطاء کر دی جاتی ہیں اور یہ دونوں بطور انعام انسان کو خود بخود حاصل ہو جاتی ہیں۔"

(ارشادتِ نور جلد اوّل صفحہ 354-355)

مزدوری نہ دینے والے ایک امیر شخص کا واقعہ

مجھے ایک شخص کا حال معلوم ہے کہ وہ بہت ہی بڑا آدمی تھا، کروڑوں کا مالک تھا۔ ایک شخص اونٹوں والا میرے پاس آیا اور کہا کہ آپ ہماری سپارش کر دیں کہ ہمیں ہماری مزدوری مل جاوے۔ پانچ سو اونٹ کی مزدوری باقی ہے۔ میں

نے کہا کہ سپارش کی کیا ضرورت آخر بات کیا ہے تو اس نے کہا کہ وہ شخص کہتا ہے کہ پانسو اونٹ چونہ کا بوجھ میرے مکان پر لے جاؤ جب مزدوری دوں گا۔ ورنہ نہیں۔ میں نے اس سے کہا کہ تمہارا حرج ہی کیا ہے لے جاؤ۔ آخر تم نے وہیں جانا ہے خالی بھی تو جاؤ گے۔ اس کا کام ہی کر دو۔ اس شخص نے کہا کہ آپ بجائے اس کے کہ ہماری سپارش کرتے آپ نے الٹا ہمیں اس طرح سے کہا۔ اس سے آپ کا کیا مطلب ہے۔ میں نے کہا کہ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ آیا وہ شخص اس طرح سے رشوت لے لے کر مکان بنوا کر اس میں رہتا بھی ہے یا کہ نہیں۔ پھر اس شخص نے مجھے بتایا کہ اینٹ میں سے اینٹ اور پتھر میں سے پتھر اور لکڑی میں سے لکڑی سب کچھ اس شخص نے چرایا ہے اور مکان کا مصالح جمع کیا ہے۔ خدا کی قدرت وہ اونٹ والے بوجھ تو لے گئے مگر شان ایزدی کہ اس شخص کو وہ مکان دیکھنا تک بھی نصیب نہیں ہوا اور جان نکل گئی شنید نہیں بلکہ دید ہے۔ خیرات اور صدقہ کا رواج ہوتا ہے مگر اس کو مرتے دم وہ بھی نصیب نہیں ہوا۔ نوکر سے چائے منگائی ہے وہ چائے کی پیالی لے کر آیا دیکھتا کیا ہے کہ وہ مرا پڑا ہے۔ یہ کوئی قصہ کہانی اور ناولوں کی بات نہیں بلکہ واقعہ ہے اور دید کا نہ کہ شنید کا۔ پس عبرت پکڑنی چاہئے اور ہر وقت اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنی چاہئے کہ وہ ہر قسم کی ظلمت کو دور کر کے سچا نور اور ملکہ ء تمیز عطا کرے۔

(ارشادتِ نور جلد اوّل صفحہ 371-372)

ظلمت سے بچنے کی دعا ہر روز کرنے کا حکم

پس چاہئے کہ دعاؤں میں لگے رہو کہ خدا تمیز عطا کرے اور ہر ظلمت سے بچاوے۔ بار بار اس قدر لمبے مضامین نہ سنائے جاسکتے ہیں اور نہ ہی آپ لوگوں کو سننے کا موقع ملتا ہے۔ میں آپ لوگوں کو ایک سہل راہ بتاتا ہوں۔ دیکھو ہمارے تمہارے اندر بھی جنّ ہیں۔ اب بڑا حصّہ عمر کا گزر چکا ہے اور تھوڑا باقی ہے لیکن میں دیکھتا ہوں کہ پھر بھی غفلت سر اٹھانے نہیں دیتی۔ پس ان ظلمتوں کے جلانے کے واسطے بڑا پکا اور سچا مواتا (شہاب ثاقب) استغفار، توجہ، لَاحَوْلَ اور اَلْحَمْدُ کی دردمندانہ دُعائیں اور گداز ہو ہو کر درود پڑھنا ہے اور دُعائیں کرنا اور رحمت الٰہی کے نزول کی راہیں تلاش کرتے رہنا چاہئے۔ جو تڑپ اور سچے دل سے دُعائیں کرتا ہے خدا اس کے اندر ایک نور پیدا کر دیتا ہے جو اس کے کل کاروبار میں اس کا راہبر ہوتا ہے۔ خواہشات نفسانی کی پیروی سے ظلمت آتی ہے اور وہ تباہ کر دیتی ہے۔ ایک آنکھ کے اندھے کے سامنے عمدہ سے عمدہ ایرانی قالین رکھ دو مگر اس کے خوشنما رنگ اور خوبصورت بیل بوٹے اس کے واسطے کسی کام نہیں۔ اس کے دل کو آنکھ کو ان سے کوئی مسرت نہیں پہنچ سکتی۔ اس طرح جو

انسان ظلمت میں گھرا ہوا ہو خواہ کتنی ہی نصیحت کرو، کیسے ہی عمدہ عمدہ پیرایوں میں وعظ کرو مگر اس کے کان پر جوں بھی نہیں چلتی اور کوئی اثر نہیں ہوتا۔ پس خدا سے ہر روز دعا کرو کہ وہ ہر ظلمت سے بچاوے اور نور عطا فرماوے۔

(ارشاداتِ نور جلد اوّل صفحہ 373-374)

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 08 دسمبر 2021)

(قسط 2)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ

اَلْقَوْلُ الْفَصِیْحُ فِی تَائِیْدِ الْمَسِیْحِ

آج مجھے ایک نہایت ہی لطیف سوال اور اس کا نہایت ہی لطیف جواب پہنچا ہے چونکہ وہ ایک علم اور معرفت کا نکتہ ہے لہٰذا میں چاہتا ہوں کہ میں تم لوگوں کو بھی اس سے آگاہ کروں۔ و ھو ھٰذا

حضرت ام المؤمنین نے حضرت اقدسؑ سے آپؑ کی زندگی میں یہ سوال کیا کہ ہم لوگ آپؑ کے واسطے آپؑ کی زندگی میں اور بعد الموت کس رنگ میں دعا کریں؟

نفس سوال ہی کس شان کا ہے؟ صاحب ذوق لوگ اس کو خوب سمجھتے ہیں مگر اس کے جواب سے جس ایمان اور صداقت کا ثبوت ملتا ہے وہ نہایت ہی پر ذوق اور وجد انگیز ہے۔

اس سوال کے جواب میں حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ میرے واسطے جب جب بھی کوئی دعا کرے تو ان الفاظ میں کرے کہ جب نبی کریمؐ کے واسطے دعا کرے اور آپؐ پر درود بھیجے تو ہمارے واسطے بھی ان الفاظ میں اللہ جلّشانہ کے حضور التجا کرے کہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی خُلَفَآءِ مُحَمَّدٍ

اب ظاہر ہے کہ اس میں حضرت اقدسؑ نے اپنا نام یا کوئی اور خصوصیت نہیں کی بلکہ صرف خلفائے محمد کے واسطے دعا کا ارشاد فرمایا۔ غور کرنے والے دل اور ایک پاک دل اور خدا ترس متقی انسان کے واسطے صرف یہی ایک امر آپؑ کی صداقت اور منجانب اللہ ہونے کا کافی ثبوت ہے۔

ظاہر ہے کہ اگر (نعوذ باللہ) آپؑ کے یہ تمام دعاوی از خود ساختہ اور افترا ہی ہوتے تو آپؑ ان الفاظ میں دعا کرنے کے واسطے ہرگز ہرگز نہ فرماتے بلکہ نام وغیرہ کی خصوصیت کی قید ضرور لگاتے۔ پس موجودہ صورت جواب اس امر کی ایک روشن دلیل ہے کہ حضرت اقدسؑ کو اپنے مامور من اللہ اور خلیفۃ اللہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے جانشین ہونے کا یقین کامل تھا اور آپؑ کو پورا وثوق اور بصیرت حاصل تھی کہ آپ کا نام آسمان پر خدائی دفتر میں خلیفۃ اللہ اور خلیفۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم درج ہے اور ضروری ہے کہ جب کوئی مومن صدقِ دل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے خلفاء کے واسطے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرے گا تو آپؑ کو ان دعاؤں کا اثر ضرور پہنچے گا۔

(ارشادتِ نور جلد دوم صفحہ 11-12)

قابل قدر دلی ایمان ہے

ملک عادل شاہ صاحب نے ترنگ زئی سے مجھے خط لکھا کہ حضرت خلیفہ صاحب اپنے نام کے ساتھ لفظ احمد لکھا کریں تو خوب ہو۔(یعنی نور الدین احمد) فرمایا۔

آجکل یہ رواج ہے کہ لوگ اس طرح کے ناموں کے ساتھ لفظ احمد بڑھا دیتے ہیں یعنی سراج الدین احمد وغیرہ اور کوئی لکھ دے تو میں اس کو برا نہیں مناتا۔ لیکن میرے نزدیک یہ صرف ظاہری باتیں ہیں ان کی ضرورت نہیں۔ میرے لیے وہ ایمان کافی ہے جو میرے دل میں ہے اور خود لفظ نور الدین اپنے معنوں میں بہت بڑا لفظ ہے۔

(ارشادتِ نور جلد دوم صفحہ 26)

فضیلت کی نسبت بحث فضول ہے

میں نے ایک دفعہ خواب میں حضرت علیؓ کو دیکھا ان سے عرض کیا کہ فضیلت کے جھگڑے نے اسلام کو جو صدمے پہنچائے ہیں وہ کم نہیں۔ اصل معاملہ کیا ہے؟ فرمانے لگے ہر شخص کا جناب الٰہی سے دلی تعلق ہوتا ہے اسی لحاظ سے

فضیلت ہوتی ہے مگر یہ تعلق ایسا مخفی راز ہے کہ سوااس ذات باری تعالیٰ کے اور کسی کو معلوم نہیں۔ پس اس امر کی نسبت بحث ہی فضول ہے۔

(ارشادتِ نور جلد دوم صفحہ 97-98)

خاص مسئلہ کے ساتھ نصیحت کی عام بات

فرمایا۔ قرآن کریم میں خاص مسئلہ کے ساتھ ایک عام بات نصیحت کی بھی ضرور ہوتی ہے۔ یہ اس لیے کہ جسے اس خاص مسئلہ کی ضرورت نہیں وہ بھی قرآن سننے میں دلچسپی لے سکے۔ مثلا طلاق کے مسئلہ میں وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّ يَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ (الطلاق:4-3)۔ فقہاء کے باب کی طرح نہیں کہ جو ایک ہی مسئلہ چلا جائے اور کسی مسافر یا غیر مسلم وغیرہ کو کسی قسم کی نصیحت حاصل نہ ہو۔

(ارشادتِ نور جلد دوم صفحہ 120)

آنحضرتؐ کی اطاعت قرآن

لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ (الطلاق:2) پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ نبی کریمؐ جب اپنی ازواج پر ناراض ہوئے تو خود گھر سے نکل گئے مگر ان کو نہیں نکالا۔ قرآن کریم کی اس درجہ کی اطاعت دیکھ کر نبی کریمؐ پر درود پڑھنے کو جی چاہتا ہے۔

(ارشادتِ نور جلد دوم صفحہ 120)

بڑی عمر میں حفظ قرآن

ایک شخص یہاں آیا جو میری محبت سے معمور نظر آتا تھا میں نے اسے پوچھا تو اس نے کہا۔ آپ نے ایک دفعہ درس میں فرمایا تھا کہ اگر کوئی شخص قُلْ ہُوَ اللّٰہُ جتنا قرآن ہر روز یاد کرے تو 7 سال میں حافظ ہو جائے۔ میں نے اس پر عمل شروع کیا۔ اب ستائیسواں پارہ حفظ کرتا ہوں۔ دیکھو ہماری بات ضائع نہ گئی۔

(ارشادتِ نور جلد دوم صفحہ 184)

اعتداء فی الدعا کی تین اقسام

اعتداء فی الدعا کی تین قسم ہے۔ ایک چِلّا کر دعا مانگنا اس لیے فرمایا۔ اُدۡعُوۡا رَبَّکُمۡ تَضَرُّعًا وَّ خُفۡیَۃً (الاعراف:56)۔ دوم۔ ایسی طرز کی دعا جو قرآن مجید و سنت نبوی کے خلاف ہو مثلاً ایک شخص جو عہد نبوی میں دعا کر رہا تھا۔ اے خدا مجھے بہشت نصیب کر اور اس میں ایسے مکان ہوں۔ نبی کریمؐ نے اسے منع فرمایا کہ تو جنت الفردوس مانگ لے۔ ایسا ہی اس قسم کی دعائیں کہ مجھے خدا بنا دے یا عورت بنا دے وغیرہ۔ سوم یہ کہ اللہ تعالیٰ کی باندھی ہوئی حدود کی پرواہ نہ کرنا اور دعا ہی کئے جانا۔

(ارشادتِ نور جلد دوم صفحہ 193)

سب سے بڑا گناہ

فرمایا کہ گناہ تو ہر وقت کا برا ہے۔ مگر وہ گناہ سب سے برا ہے کہ جب کوئی مامور اصلاح کے لیے آیا ہو تو اس کی اصلاحوں کی مخالفت کی جاوے۔ وہ وقت خاص طور پر توجہ الٰہی کا ہوتا ہے۔ وَ لَا تُفۡسِدُوۡا فِی الۡاَرۡضِ بَعۡدَ اِصۡلَاحِہَا (الاعراف:57)

(ارشادتِ نور جلد دوم صفحہ 193)

اپنے اخلاق درست کرو

فرمایا۔ انسان کے اپنے ہی اخلاق موجب بہشت یا موجب دوزخ ہوتے ہیں۔ جو شخص اپنے اخلاق کو درست کر لیتا ہے وہ بہت ہی سکھی رہتا ہے۔

(ارشادتِ نور جلد دوم صفحہ 227)

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 12 جنوری 2022)

(قسط 3)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ

تاثیر قرآنی اور محبت الٰہی کے حصول کی دو صفات

فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے جو قرآن شریف کی تعریف میں فرمایا ہے کہ لَوۡ اَنۡزَلۡنَا ہٰذَا الۡقُرۡاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاَیۡتَہٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنۡ خَشۡیَۃِ اللّٰہِ (الحشر:22) ایک تو اس کے یہ معنے ہیں کہ قرآن شریف کی ایسی تاثیر ہے کہ اگر پہاڑ پر وہ اترتا تو پہاڑ خوف خدا سے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا اور زمین کے ساتھ مل جاتا۔

جب جمادات پر اس کی یہ تاثیر ہے تو بڑے ہی بیوقوف وہ لوگ ہیں جو اس کی تاثیر سے فائدہ نہیں اٹھاتے اور دوسرے اس کے معنے یہ ہیں کہ کوئی شخص محبت الٰہی اور رضائے الٰہی کو حاصل نہیں کر سکتا جب تک دو صفتیں اس میں پیدا نہ ہو جائیں۔

اوّل تکبر کو توڑنا جس طرح کہ کھڑا ہوا پہاڑ جس نے سر اونچا کیا ہوا ہوتا ہے گر کر زمین سے ہموار ہو جاوے۔ اسی طرح انسان کو چاہیے کہ تمام تکبر اور بڑائی کے خیالات کو دور کر کے عاجزی اور خاکساری کو اختیار کرے۔

اور دوسرا یہ ہے کہ پہلے تمام تعلقات اس کے ٹوٹ جائیں جیسا کہ پہاڑ گر کر مُتَصَدِّعًا ہو جاتا ہے اینٹ اینٹ جدا ہو جاتی ہے۔ ایسا ہی اس کے پہلے تعلقات جو گندگی اور الٰہی ناراض مندی کا موجب تھے سب ٹوٹ جائیں اور اب اس کی ملاقاتیں اور دوستیاں اور محبتیں اللہ تعالیٰ کے لیے رہ جائیں۔

(ارشاداتِ نور جلد دوم صفحہ 200-201)

مومن کو خوف و حزن نہیں ہوتا

ایک دوست کو مخاطب کر کے فرمایا کہ تیرہ چودہ برس سے تم یہاں رہتے ہو کبھی کسی وقت تم نے مجھے غمگین اور پریشان گھبراہٹ میں دیکھا ہے۔ اس نے عرض کیا۔ ہرگز نہیں۔ فرمایا۔ مومن لاَ خَوْف وَلاَ يَحْزَن ہوتا ہے۔ ہم ایک دفعہ گوالیار کی طرف گئے وہاں ایک گروہ کے پاس بیٹھے وہ کچھ دعا کرنے لگے کسی نے ان میں سے پڑھا۔

نہ کر عوض میرے عصیان و جرم بیحد کا
کہ تیری ذات غفور رحیم کہتے ہیں
کہیں نہ کہہ دے عدو دیکھ کر مجھے غمگین
یہ اس کا بندہ ہے جس کو کریم کہتے ہیں

اس آخری شعر نے ہمیں بہت ہی فائدہ پہنچایا۔

(ارشاداتِ نور جلد دوم صفحہ 209-210)

علم الرؤیا

فرمایا۔ علم الرؤیا بھی ایک بڑا عجیب علم ہے اللہ تعالیٰ ہی جسے اس کی سمجھ دے۔ قرآن مجید میں نبی کی خواب کا بھی ذکر ہے، کافر کی خواب کا بھی، فاسق و فاجر کی خواب کا بھی۔ غرض ہر قسم کے آدمیوں کی خواب کا ذکر ہے تا معلوم ہوتا رہے کہ یہ علم بہت ہی باریک اور عجیب در عجیب ہے۔ آج کل کے پڑھے ہوئے اسے محض خیال قرار دیتے ہیں۔ مگر وہ غلطی پر ہیں۔

افسوس کہ مسلمانوں نے اب اس کی طرف توجہ کم کر دی ہے۔ بہت کم لوگ ہیں جو اپنے خوابوں کے متعلق یاداشت رکھیں اور جو رؤیا ان کے سچے نکلیں وہ جمع کرتے جائیں تا کہ عجائبات قدرت کا علم ہو۔

رؤیا کبھی توبعینہ ویسے ہی پوری ہوتی ہے۔ جیسے اِنِّیۡۤ اَرٰىنِیۡۤ اَعۡصِرُ خَمۡرًا (یوسف:37) چنانچہ وہ اسی خدمت پر مامور ہوا۔

یا آدھی ویسے ہی اور آدھی دوسرے رنگ میں جیسے اس نے دیکھا کہ میرے سر سے روٹیاں پرندے کھاتے ہیں۔ اس کا سر ہی روٹیاں بن گیا۔

کبھی صرف نمونہ کے طور پر ایک چیز دکھائی جاتی ہے جیسے کئی سال کے قحط کا نظارہ خشک بالیوں میں دکھایا گیا ہے۔

(ارشاداتِ نور جلد دوم صفحہ 244-245)

احسن القصص سے کیا مراد ہے

فرمایا۔ لوگوں نے غلطی سے احسن القصص کے معنی بہتر سے بہتر قصہ کئے ہیں۔ قرآن مجید میں ہرگز قصے نہیں۔ اساطیر الاولین تو کفار کا قول ہے۔

یہ بھی غلط ہے کہ یوسف کا قصہ ہی سب سے اچھا قصہ ہے۔ خلاصہ سورہ تو یہی ہے۔ (1) بھائیوں نے آپ سے دشمنی کی۔ (2) اس کی وجہ والد کی محبت تھی۔ (3) آخر اپنے بھائیوں پر غالب آئے معاف کر دیا۔ (4) ایک عورت کی ناجائز درخواست کی پرواہ نہ کی۔

حضرت ابراہیم و حضرت موسیٰ و نبی کریمؐ کے حالات اس سے بھی زیادہ عجیب ہیں۔ (1) بجائے چند گنتی کے بھائیوں کے سارا جہان دشمن۔ (2) اس کی وجہ کسی کی محبت نہ سمجھیں۔ اللہ تعالیٰ کی توحید کا جوش۔ نبی کریمؐ کے آگے قوم نے خود کئی حسین عورتیں پیش کیں۔ مگر آپ نے خدا کے مقابلہ میں ان کی پرواہ نہ کی۔ پھر صرف بھائیوں پر نہیں بلکہ سارے عرب پر غالب آئے اور ان کو معاف کر دیا۔

(ارشاداتِ نور جلد دوم صفحہ 245-246)

امر بالمعروف

فرمایا۔ مسلمانوں پر ادبار اسی وقت سے آیا ہے جب سے انہوں نے امر بالمعروف نہی عن المنکر چھوڑ دیا ہے۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ ملانوں کا کام ہے اور ہم کسی کو امر بالمعروف کریں تو ہماری پوزیشن میں فرق آتا ہے۔ حالانکہ یہ ایک عظیم الشان کام ہے کہ سب سے پہلے خدا تعالیٰ نے اسے کیا۔ قرآن مجید پڑھ کے دیکھ لو امر بالمعروف نہی عن المنکر ہی ہے۔ اور امت محمدیہ کا تو فرض منصبی ہی یہی ہے چنانچہ فرماتا ہے كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (اٰل عمران:111)۔(2) پھر جو امر بالمعروف ہو وہ اپنی اصلاح کی طرف متوجہ ہوتا ہے جب دوسروں کو نصیحت کرے گا اسے شرم آئے گی کہ میں دوسروں کو کہتا ہوں خود نہیں کرتا۔(3) اَلدَّالُ عَلَى الْخَيْرِ كَفَا عِلِهٖ

(ترمذی کتاب العلم۔ باب الدال علی الخیر کفاعلہ)

اس کے کہنے سے جو کوئی نیک کام کرے گا اس کام کا ثواب اسے بھی ملے گا۔

(ارشاداتِ نور جلد دوم صفحہ 246)

مومن کی تین خوشیاں

فرمایا۔ فتوحات مکیہ میں لکھا ہے کہ مومن کو تین خوشیاں ہیں، جب اسے کوئی مصیبت پہنچے۔(1) ایک تو یہ کہ عذاب دنیا ہی میں ملے گا اور آخرت کا عذاب تو بہت ہی شدید ہے۔(2) عذاب تبدیلی بھی ہوتا ہے یعنی مرتد ہو جاوے۔ شکر ہے کہ ایسا نہیں ہوا۔(3) پھر عذاب کے کئی مراتب ہیں۔ شکر ہے کہ ادنیٰ پر کفایت ہوئی۔

(ارشاداتِ نور جلد دوم صفحہ 276)

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 21 جنوری 2022)

(قسط 4)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ

تقرب الی اللہ کی راہ ڈھونڈو

فرمایا۔ قرآن مجید میں جو احکام ہیں ان پر بھی فقہ کی کتابیں لکھی گئی ہیں۔ اور ایسے سوالات لوگ کرتے ہیں جن کا کوئی تعلق قرب الٰہی کی راہوں سے نہیں ہوتا۔ مثلاً آدم پہلے کیونکر پیدا ہوا؟ پھر اس کی بیوی کیسے پیدا ہوئی؟ نکاح کیسے ہوئے تھے؟ وغیرہ۔ ایک لمبا سلسلہ ایسے سوالات کا ہوتا ہے ان کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ان راہوں کو تلاش کیا جاوے جو اللہ تعالیٰ کے قرب کی راہیں ہیں۔ بہت ہی تھوڑے آدمی ہوتے ہیں جو ان باتوں پر توجہ کرتے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ لوگ ان باتوں پر غور کریں۔

(ارشاداتِ نور جلد دوم صفحہ 317)

ہجرت امر مشکل

فرمایا۔ اِنَّ شَانَ الْھِجْرَۃِ لَشَدِیْدٌ

(صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب المبایعۃ بعد فتح مکۃ علی الاسلام)

ہجرت میں مشکلات کا سامنا ہے کسی وقت سوکھا ٹکڑا کھانا پڑ جاتا ہے، زمین پر سونا ہوتا ہے لیکن جو شخص اللہ تعالیٰ کی خاطر قدم اٹھاتا ہے خدا اسے ضائع نہیں کرتا۔ میں بعض سادہ روٹی اچار کے ساتھ کھا کر گزارہ کر لیتا ہوں۔ ایک دفعہ میں نے کئی ماہ نون مرچ کے ساتھ روٹی کھا کر بھی گزارہ کیا ہے۔ مہاجر فی سبیل اللہ بھوکا نہیں مرتا خدا اس کا حافظ ہوتا ہے۔

(ارشاداتِ نور جلد دوم صفحہ 345-346)

صدقہ جاریہ

فرمایا۔ صدقہ چار ہیں۔ اوّل اولاد صالح جو دعا کرے۔ دوم علم جو نفع رساں ہو۔ سوم پانی کا اجرا۔ یعنی کنوئیں وغیرہ کی تعمیر۔ یہ بھی ایک صدقہ جاریہ ہے۔ چہارم عمدہ پل یا سڑک۔ جب لوگ گزرتے ہیں تو آرام پا کر جوش سے بنانے والے کے لیے دعا کرتے ہیں۔

(ارشاداتِ نور جلد دوم صفحہ 349)

سب سے پہلے کس چیز کی ضرورت ہے؟

ایک شخص نے کہا کہ نجات سب سے مقدم ہے۔ فرمایا۔

نجات تو فضل سے ہے اور فضل کا جاذب ایمان ہے۔ پس سب سے مقدم ایمان ہے۔ ایمان اچھے پھلوں کا بیج ہے۔ اب دیکھنا چاہئے کہ سب سے اعلیٰ ایمان کس مذہب نے تعلیم کیا ہے۔ بہت سی باتیں ہیں مثال کے طور پر ایک عبادت گاہ کو بلاوا ہی لے لو۔ عیسائی گھنٹہ بجاتے ہیں اور ہندو سنکھ، پر مسلمان کہتا ہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ جس نے اللہ کو اکبر مان لیا وہ بدی کے نزدیک کب جائے گا۔ ایمان کے لیے سب سے اعلیٰ تعلیم ہر امر میں اسلام ہی کی ثابت ہوتی ہے۔

(ارشاداتِ نور جلد دوم صفحہ 355)

صبر کی دو اقسام

سَلٰمٌ عَلَيۡكُمۡ بِمَا صَبَرۡتُمۡ

(الرعد: 25)

فرمایا صبر کی دو قسم ہے

(1) صَبْرٌ عَلَی الْاِطَاعَۃِ یعنی اطاعت الٰہی پر استقلال سے مداومت۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں اَحَبُّ الْاَعْمَالُ اِلَی اللّٰہِ اَدْوَمُھَا۔ بہت پسندیدہ عمل بارگاہ ایزدی میں وہی ہے جس میں مداومت ہے۔

(2) صَبْرٌ عَنِ الْمَعْصِیَۃِ۔ بدی سے باوجود بدی کے اسباب بہم پہنچانے کے رکے رہنا۔

(ارشاداتِ نور جلد دوم صفحہ 375)

خوش قسمت اور بد قسمت انسان

فرمایا خوش قسمت اور سعید انسان کے واسطے تو ایک کلمہ حکمت ہی موجب ہدایت ہو جاتا ہے۔ ایک قوم کی طرف سے ایک شخص دریافت حال و تحقیق کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں آیا۔ اس وقت آپؐ فرمارہے تھے کُنۡتُمۡ خَیۡرَ اُمَّۃٍ اُخۡرِجَتۡ لِلنَّاسِ تَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَ تَنۡہَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡکَرِ(اٰل عمران:111)۔ یہ سنتے ہی اپنی قوم کی طرف لوٹ گیا اور کہا کہ سب ایمان لاؤ۔ انہوں نے وجہ پوچھی تو کہنے لگا۔ پسندیدہ سے پسندیدہ باتوں کا حکم کرتا اور بدیوں سے روکتا ہے۔ بس تمہیں اور کیا چاہئے۔ بد قسمت اور شقی انسان کے لیے سارا قرآن مجید بھی موجب ضلالت ہو جاتا ہے۔ تعجب آتا ہے کہ بعض لوگ مسلمان، مومن احمدی کہلاتے ہیں۔ پھر بھی فریب، دغا، چوری، جھوٹ، کینہ، بغض، بد ظنی، ناجائز کمائی نہیں چھوڑتے۔ اللہ ہدایت بخشے۔

(ارشاداتِ نور جلد دوم صفحہ 376-377)

کسب حلال کی برکات

فرمایا جھوٹ نہ بولو۔ ناجائز کمائی چھوڑ دو۔ برکت والی غذا حلال کی کمائی سے حاصل ہو گی۔ اس کے کھانے سے برکت ملے گی۔ خدا کی کتاب کا فہم آئے گا۔ نیکیوں کی توفیق ملے گی۔ حرام خوری سے نیکیوں کی توفیق چھینی جاتی ہے۔ انبیاء کا مذہب اختیار کرو۔

یُطۡعِمُنِیۡ وَ یَسۡقِیۡنِ وَ اِذَا مَرِضۡتُ فَہُوَ یَشۡفِیۡنِ

(الشعراء:80-81)

وہی کھلاتا ہے وہی پلاتا ہے۔ جب اپنی غلطی سے مریض ہوں۔ تو شفا بھی وہی دیتا ہے۔

(ارشاداتِ نور جلد دوم صفحہ 378)

قرآن میں نعماء جنت کا ذکر بطور مثال ہے

فرمایا۔ قرآن مجید میں جنت کی نعماء کا جو ذکر ہے یہ بطور مثال ہے۔ مثال حقیقت کے مقابل میں کیا چیز ہے۔ دیکھو اگر ایک ستارہ بھی زمین پر گر پڑے تو ہلاکت یقینی ہے لیکن اس کا تمثل مصفا پانی میں کیا بھلا معلوم ہوتا ہے۔

(ارشاداتِ نور جلد دوم صفحہ 381)

بدیوں سے بچنے کا گُر

فرمایا۔بدیوں سے بچنے کا گُر ہے موت کو یادرکھنا۔اور یہ کہ میرا مولیٰ دیکھتا ہے۔یعنی مَا یَخۡفٰی عَلَی اللّٰہِ مِنۡ شَیۡءٍ (ابراہیم:39) کا مطالعہ۔

(ارشاداتِ نور جلد دوم صفحہ390)

مصائب کے وقت تین علاج

فرمایا۔دکھوں اور مصیبتوں کے وقت تین علاج حضرت حق سبحانہ نے فرمائے ہیں۔

(1)اللہ کا ذکر کرتے رہنا۔

(2)وَ اتۡلُ مَاۤ اُوۡحِیَ اِلَیۡکَ مِنۡ کِتَابِ رَبِّکَ۔

(الکہف:28)

قرآن شریف اکثر پڑھتے رہنا۔

(3)پاک لوگوں کی صحبت میں رہنا جو مستفاد ہے۔ وَ اصۡبِرۡ نَفۡسَکَ مَعَ الَّذِیۡنَ یَدۡعُوۡنَ رَبَّہُمۡ

(الکہف:29)

سے اس کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ غافلوں کی صحبت و تعلق سے کنارہ کشی رہے۔غافل وہ ہے جو یادالٰہی نہ کرے اور گری ہوئی خواہشوں کے پیچھے پڑا رہے۔

(ارشاداتِ نور جلد دوم صفحہ419)

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 28 جنوری 2022)

(قسط 5)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ

سورۃ فاتحہ کی عظمت

فرمایا۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے تمام بادشاہوں، دولتوں اور ملکوں اور دنیاوی سازوسامان کو ایک طرف رکھا ہے اور سورۃ فاتحہ و قرآن عظیم کو ایک طرف۔ اور ارشاد کیا ہے کہ الحمد کے مقابلہ میں سارے جہان کو آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھ۔ غور کرنے کا مقام ہے۔ الحمد ایک طرف ہے اور کل دنیا کا جاہ و جلال ایک طرف۔ پس تم اس نعمت عظمیٰ کی قدر کرو۔

فرمایا۔ یہ بات اس آیت سے ظاہر ہے۔

وَ لَقَدۡ اٰتَیۡنٰکَ سَبۡعًا مِّنَ الۡمَثَانِیۡ وَ الۡقُرۡاٰنَ الۡعَظِیۡمَ (۸۸) لَا تَمُدَّنَّ عَیۡنَیۡکَ اِلٰی مَا مَتَّعۡنَا بِہٖۤ اَزۡوَاجًا مِّنۡہُمۡ وَ لَا تَحۡزَنۡ عَلَیۡہِمۡ

(الحجر:88-89)

ہمارے حضرت صاحب نے الحمد کی کئی تفسیریں لکھی ہیں۔ شیخ ابن عربی لکھتے ہیں کہ جتنی بار الحمد پڑھتا ہوں نئے ہی علوم کھلے ہیں۔ میں نے ایک دفعہ نابھہ میں وعظ کرتے ہوئے معلوم کیا کہ صرف الحمد سے تمام مذاہب باطلہ کا رد ہو سکتا ہے۔

(ارشادتِ نور جلد دوم صفحہ 397-398)

انبیاء کرام کا ذات الٰہی کا ادب

فرمایا۔ انبیاء کرام ذات الٰہی کا بہت ادب کرتے ہیں۔

ابوالانبیاء خلیل الرحمٰن حضرت ابراہیمؑ فرماتے ہیں۔ یُطْعِمُنِیْ وَ یَسْقِیْنِ وَ اِذَا مَرِضْتُ فَھُوَ یَشْفِیْنِ۔

(الشعراء:80-81)

کھانا کھلانے اور پانی پلانے کو تو خدا کی طرف منسوب کیا ہے اور مرض کو اپنی طرف۔ ایسا ہی سورہ الکہف میں ایک ولی اللہ نے کشتی کا عیب ناک کرنا اپنی طرف منسوب کیا ہے۔ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَعِیْبَھَا (الکہف:80) غرض انبیاء کا مذہب یہ ہے کہ وَالشَّرُّ لَیْسَ اِلَیْکَ۔

(ارشادتِ نور جلد دوم صفحہ 402)

دوزخیوں کے کان، آنکھ، زبان کام دیں گے

فرمایا۔ قرآن مجید میں آیا ہے وَ نَحْشُرُھُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَلٰی وُجُوْھِھِمْ عُمْیًا وَّ بُکْمًا وَّ صُمًّا (بنی اسرائیل:98) اور دوسرے مقام پر یوں بھی فرمایا کہ (1) وَ رَاَ الْمُجْرِمُوْنَ النَّارَ (الکہف:54) مجرم لوگ آگ کو دیکھیں گے۔ (2) سَمِعُوْا لَھَا شَھِیْقًا وَّ ھِیَ تَفُوْرُ (الملک:8) اس کا شور سنیں گے۔ (3) دَعَوْا ھُنَالِکَ ثُبُوْرًا (الفرقان:14) موت کو پکاریں گے۔

ان تین آیات سے ثابت ہے کہ دوزخیوں کے کان، آنکھ، زبان کام دیں گے۔ پس ان میں توفیق یہ ہے کہ اس پہلی آیت میں جو فرمایا کہ وہ بہرے، گونگے، اندھے ہوں گے تو اس سے مراد یہ ہے کہ وہ کوئی حجت قویہ اپنی نجات کے لیے پیش نہ کر سکیں گے اور وہ ایسا نظارہ نہ دیکھیں گے جو خوش کن ہو اور ایسی بات نہ سنیں گے جو خوشی پہنچائے۔

(ارشادتِ نور جلد دوم صفحہ 416-417)

ہجرت کی اصل غرض

فرمایا۔ مومن کا کام یہ ہے کہ جس مکان، جس لباس، جس غذا، جس صحبت سے غفلت پیدا ہو اسے چھوڑ دے۔ ہجرت کی اصل بھی یہی ہے۔

(ارشاداتِ نور جلد دوم صفحہ 418)

خدا سے بے پرواہی کے اسباب

فرمایا۔ جب انسان کو صحت ہو، اس کے پاس مال ہو، جتھا ہو، حسن ہو، کامیابی ہو تو وہ خدا اور آخرت سے بے پرواہ ہو جاتا ہے۔

(ارشاداتِ نور جلد دوم صفحہ 427)

پانچ نعمتوں کا حصول

فرمایا۔ سورہ نحل کے آخری رکوع سے معلوم ہوتا ہے کہ پانچ نعمتیں پانچ چیزوں سے حاصل ہوتی ہیں۔ 1۔ جو چاہتا ہے کہ دنیا میں سکھ یا آرام پائے۔ 2۔ آخرت میں بزمرۂ صالحین مبعوث ہو۔ 3۔ خدا تعالیٰ اسے اپنا برگزیدہ بندہ بنائے۔ 4۔ اپنی جناب سے دین و دنیا کے امور کی ہدایت کرے۔ 5۔ صراط مستقیم حصول مقصد کی اقرب راہ پر چلائے تو اسے چاہیئے کہ حضرت ابراہیمؑ کی مانند سارے جہان کی خوبیاں اپنے اندر جمع کرے، اللہ کے تمام اسماء کا فرمانبردار ہو، راستباز ہو، شرک نہ کرے اور خدا کی دی ہوئی نعمتوں پر شکر کرے۔

(ارشاداتِ نور جلد دوم صفحہ 434)

آنحضرتؐ کا ایک ہی سوال کے مختلف جواب دینے میں حکمت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مختلف لوگ آکر مختلف قسم کے سوال کیا کرتے تھے کہ یا حضرت سب سے بڑی نیکی کیا ہے تو آپؐ ہر ایک کو الگ الگ جواب دیا کرتے تھے۔ کسی کو کہا کہ ماں باپ کی خدمت کرو۔ کسی کو مال خرچ کرنے کو کہا۔ ایک کو آپؐ نے اپنی زبان پکڑ کر کہا کہ اس کو قابو میں رکھ۔ ایک کو مغلوب الغضب ہونے سے منع کیا۔ اس پر بعض نے اعتراض کیا ہے کہ سوال تو ایک تھا مختلف جواب کیوں دیئے گئے؟ اصل یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام امت کے حکیم ہوتے ہیں۔ وہ جس شخص میں جس خلق کی کمزوری دیکھتے ہیں اسی کی تکمیل و نگہداشت کی تاکید کرتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ لوگوں کے نیکی کرنے کے اسباب معیار مختلف ہوتے ہیں۔ کوئی تو قوم اور برادری کے دباؤ سے، کوئی آبائی تقلید اور رسم ورواج کی پابندی سے، کوئی کسی حاکم وغیرہ کی خوشنودی کے لیے نیک کام کیا کرتا ہے جو خوب یاد رکھنا چاہئے کہ دراصل کوئی خوبی کی بات نہیں ہوتی۔ اس بناء پر انبیاء علیہم السلام وہ بات بتایا کرتے ہیں جس سے طبیعت تو مضائقہ کرے مگر شریعت حکم کرے کہ یہ کام کراؤ۔ پھر نفس پر زور دے کر اسے وہ کام کرنا پڑے جو عند اللہ موجب ثواب وبرکت ہو۔

(ارشادتِ نور جلد دوم صفحہ 440-441)

قرآن میں مذکور انبیاء کے واعظ

قرآن شریف میں انبیاء علیہم السلام کے بیان میں جابجا ان کے واعظ بھی مذکور ہیں۔ اگر ان کو بنظر غور و تعمّق پڑھا جائے تو واعظین کو صاف معلوم ہو جائے کہ اسلام نے ان کے کیا فرائض مقرر کئے ہیں۔ مگر مسلمانوں نے افسوس قرآن شریف کو پس پشت ڈال دیا ہے۔ وہ قرآن مجید کو پڑھتے نہیں۔ جو پڑھتے ہیں وہ سمجھتے نہیں، اور جو سمجھتے ہیں وہ اسے اساطیر الاولین یعنی قصے کہانیوں سے زیادہ وقعت نہیں دیتے۔

(ارشادتِ نور جلد دوم صفحہ 441)

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 11 فروری 2022)

(قسط 6)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ

حقیقی اور اصلی واعظ

سچا خیر خواہ، حقیقی ناصح اور اصلی واعظ وہ ہوتا ہے جو اپنی قوم کو ان کے عیوب پر مطلع کرے جس طرح حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم کو ان کے نقص بتائے۔ برتن وہاں سے ٹکرایا جاتا ہے جہاں کمزوری کا شبہ ہو۔ اسی طرح مومن کو ابتلاء اس بات میں آتا ہے جس میں وہ کمزور ہو۔ غور کرو۔

(ارشاداتِ نور جلد دوم صفحہ 442)

اصلاح اعمال کرو

فرمایا۔ جب کسی حاکم سے تکلیف پہنچے تو بجائے اس کے کہ اس حاکم کا مقابلہ ہو اپنے اعمال کی اصلاح کر لو۔ کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَ كَذٰلِكَ نُوَلِّيْ بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًا (الانعام:130)۔ پس جب تک تم خود ظالم نہیں تم پر ظالم حکمرانی نہیں کرے گا۔

(ارشاداتِ نور جلد دوم صفحہ 452)

حصول معارف کے لیے چار باتیں

فرمایا۔ چار باتیں ہوں تو اللہ معارف دیتا ہے۔

(1) آدمی اپنی اصلاح کر لے۔

(2) ایمان لائے۔

(3) عمل صالح کرے۔

(4) جو بری بات چھوڑ دی ہے اس کے بالمقابل اچھی بات اختیار کرے۔

(ارشاداتِ نور جلد دوم صفحہ 453)

قرآن مجید کا بڑا مقصد

فرمایا۔ قرآن مجید تمہیں مومن بنانا چاہتا ہے۔ تمہارے دلوں کی غفلت دور کرنے کے لیے تمہیں اخلاق فاضلہ سکھانے کے لیے، تم میں خشیۃ اللہ پیدا کرنے کے لیے آیا ہے۔ دیکھ لو حج، زکوۃ، روزہ وغیرہ کے ایک سو پچاس حکموں سے زیادہ نہیں۔ رکوع بہ رکوع اخلاق کی سنوار چاہتا ہے۔ پس یہ کہنا غلطی ہے کہ پنجگانہ نماز پڑھتے ہیں اور کیا چاہئے۔ افسوس مسلمانوں نے قرآن کے اس حصہ کو جو اخلاق کے متعلق ہے چھوڑ رکھا ہے۔

(ارشاداتِ نور جلد دوم صفحہ 456)

قرآن شریف میں قصے نہیں

فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں کہانیاں نہیں ہیں کہ لوگوں کے دل بہلانے کے واسطے قصے لکھ دیئے گئے ہوں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء اور نیک لوگوں کے حالات اس واسطے بیان کر دیئے ہیں کہ سننے والے ویسے ہی نیک اعمال کر کے بڑے بڑے درجات پاویں۔ اللہ تعالیٰ اسی واسطے ایسے بیانات کے اخیر میں فرماتا ہے۔ وَ كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ (الانعام:85) اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں کو ایسا ہی اجر دیتا ہے اور بروں کے حالات عبرت کے واسطے بیان کیے جاتے ہیں۔

(ارشادتِ نور جلد دوم صفحہ 465)

رات کو دیر تک جاگنا

فرمایا۔ یہ انگریزی خوانی سے مرض طلباء میں پیدا ہوتا ہے کہ رات کو دیر تک جاگتے رہتے ہیں۔ مٹی کا بدبودار تیل استعمال کرتے ہیں۔ باریک ٹائپ پڑھتے ہیں۔ آنکھیں خراب ہو جاتی ہیں۔ لڑکپن میں عینکیں لگانی پڑ جاتی ہیں۔ دل ضعیف ہو جاتے ہیں۔ معدہ کمزور ہو جاتا ہے۔ تمام اعضاء میں سستی آ جاتی ہے۔ قسم قسم کی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ انبیاء ایسانہ کرتے تھے بلکہ وہ رات کو وقت پر سوتے تھے۔ عشاء کی نماز کے بعد بہت بولنا خلاف سنت ہے۔ صبح سویرے اٹھنا چاہئے اس سے صحت اچھی رہتی ہے۔

(ارشاداتِ نور جلد دوم صفحہ 466)

یقین

فرمایا۔ کوئی عقلمند جان بوجھ کر کنوئیں میں نہیں گرتا، آگ میں نہیں گھستا بلکہ کوئی جانور بھی اپنے آپ کو پہاڑ سے نہیں گراتا۔ کیوں؟ اس واسطے کہ اسے یقین ہے کہ اگر میں ایسا کروں گا تو تباہ ہو جاؤں گا، ہلاک ہو جاؤں گا۔ یہ یقین ہے جو اسے موت سے بچاتا ہے اور دینی معاملات میں اسی یقین کی کمی ہے جو لوگوں سے گناہوں کا ارتکاب کراتی ہے۔ دعویٰ تو ہے کہ ہم خدا، نبی، قرآن اور جزاوسزا پر ایمان رکھتے ہیں۔ لیکن یہ یقین اور ایمان اگر فی الواقع ہے تو پھر کیوں دغا اور فریب عام ہے۔ یقین تو بدی سے روکتا ہے۔ کوئی بچہ اپنی ماں کے سوائے دوسری عورت کے پاس نہیں جاتا۔ پھر لوگ کیوں اپنے خدا کو چھوڑ کر دوسرے کے پاس جاتے ہیں۔ اگر جزاء اور سزا پر ایمان اور یقین ہے تو پھر احکام الٰہی کی خلاف ورزی کیوں ہے؟ یاد رکھو جتنی یقین میں کمی ہے اتنا ہی انسان بدی کا مرتکب ہوتا ہے۔ بہانے بنانے سے کچھ فائدہ نہیں سیدھا ہی کیوں نہیں کہہ دیتے کہ ہم نہیں مانتے۔

(ارشاداتِ نور جلد دوم صفحہ 471)

ستاری سے فائدہ اٹھاؤ

فرمایا۔ انسان بدی اور بدکاری کرتا ہے مگر اللہ تعالیٰ اس پر ستاری کرتا ہے، پردہ پوشی کرتا ہے، رحم کرتا ہے۔ انسان رات کو بدی کرتا ہے صبح اس کے ماتھے پر لکھی ہوئی نہیں ہوتی۔ کیوں؟ اس واسطے کہ انسان اللہ تعالیٰ کے رحم سے فائدہ اٹھائے اور توبہ کرے اور آئندہ بدی سے پرہیز رکھے۔

(ارشاداتِ نور جلد دوم صفحہ 471)

واقعات انبیاء سے سبق

فرمایا۔ انبیاء کا جو بیان قرآن شریف میں ہے اس میں ہمارا حصہ یہ ہے کہ ہم غور کریں کہ مومن پر کیسے ہی مصائب آجاویں اور بظاہر ہلاکت نظر آوے اور بڑے مشکلات دکھلائی دیں اور نفس کمزوری دکھلائے کہ تو تباہ ہو جائے گا۔ تو نفس کو جواب دینا چاہئے کہ تو جھوٹ کہتا ہے۔ اس سے بڑھ کر سخت ابتلاء انبیاء پر آئے مگر وہ تباہ نہ ہوئے۔ بسبب اپنے ایمان کے اور راستبازی کے وہ ہمیشہ کامیاب ہوتے رہے۔ اس طرح ہم بھی ان شاء اللہ کامیاب ہوں گے۔ خدا تعالیٰ ہماری نصرت کرے گا۔ فرمایا۔ تکالیف، مصائب کا آنا ضروری ہے مقدمات ہوتے ہیں عداوتیں کی جاتی ہیں لیکن یہ سب تھوڑے وقت کے واسطے ہے۔ آخر فتح مومن کی ہے۔

(ارشاداتِ نور جلد دوم صفحہ 496)

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 25 فروری 2022)

(قسط 7)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ

روپیہ بت ہے

فرمایا۔ اس زمانہ میں سب سے بڑا بت لوگوں کے لیے جس کے لیے خدا تعالیٰ کو بھی چھوڑ دیا گیا ہے اور آخرت کی مطلق پرواہ نہیں روپیہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ سمجھانے کے لیے کہ اس زمانہ کی بت پرستی یہی ہے جس سے موحد مومن کو بچنا چاہیئے اس پر بت کا نشان ہونے کا سامان کر دیا تا کہ تصویری زبان میں ہر وقت ان کو متنبہ کرتا رہے کہ میں بت ہوں ایسا نہ ہو کہ میرے لیے اپنے حقیقی مالک و محسن و معبود کو بھول جاؤ۔ پائی سے لے کر اکنی، دونی، چونی، اٹھنی، روپے اور پھر پونڈ تک بت ہے تا کہ بت پرست مشعر ہو اور اس کے حصول کے لیے لوگ خدا کی نافرمانی کرنے کی جرأت نہ کریں اور اس میں ایسے منہمک نہ ہوں کہ وہی بھول جائے۔

(ارشاداتِ نور جلد دوم صفحہ 503)

سچا علم کون سا علم ہے؟

فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّمَا یَخۡشَی اللّٰہَ مِنۡ عِبَادِہِ الۡعُلَمٰٓؤُا (فاطر:29) اللہ تعالیٰ کی خشیت رکھنے والے ہیں تو اس کے بندوں میں سے عالم لوگ۔ گویا سچے علم کی پہچان یہ ہے کہ اس کے صاحب کا قلب خشیۃ اللہ سے لبریز رہتا ہے۔ بڑا تعجب ہے کہ اس زمانہ میں لوگ جوں جوں زیادہ پڑھتے ہیں تو ان کے دل سے خشیت الٰہی نکل جاتی ہے۔ یہاں تک کہ جو سب سے بڑا عالم ہونے کا مدعی ہو وہ سب سے بڑا اللہ سے نڈر ہو گا۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے حال پر رحم فرمائے۔ انہیں اپنی جناب سے وہ علوم دے جن کے پڑھنے سے خشیت الٰہی ان میں آئے۔

(ارشاداتِ نور جلد دوم صفحہ 504)

انسان محتاج ہے

فرمایا۔ انسان ان گنت چیزوں کا محتاج ہے کھانے کا، پینے کا، پہننے کا۔ پھر اس کے آگے چل کر موچی، بڑھئی، درزی وغیرہ کا۔ مگر ان سب احتیاجوں کا پورا کرنے والا ایک اللہ ہی ہے۔ فرض کرو عمدہ سے عمدہ کھانے دستر خوان پر چنے ہوئے ہیں مگر ہاضمہ درست نہیں۔ وہ کھانے زہر معلوم ہوں گے۔ لطیف سے لطیف اور شیریں شربت گلاس میں سامنے رکھا ہے مگر انسان کا گلا دکھتا ہے۔ وہ شیریں شربت اس کے کس کام کا۔ درزی اچھے سے اچھے کپڑے سی کر لاتا ہے مگر بیماری نے بستر پر ڈال رکھا ہے بھلا وہ عمدہ سوٹ کس کام۔ اس لیے ہر ایک چیز کے لیے انسان خدا تعالیٰ کا محتاج ہے اور غنی صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

(ارشاداتِ نور جلد دوم صفحہ 507-508)

شاہان سلف اور قرآن شریف

فرمایا کہ محمود غزنوی اور خلیفہ بغداد کے درمیان کچھ ناچاقی ہونے پر محمود غزنوی نے خلیفہ بغداد کو لکھا کہ تمہیں معلوم نہیں میرے پاس اس قدر ہاتھی اور لاؤلشکر وغیرہ ہے کہ میں بغداد کی اینٹ سے اینٹ بجادوں گا۔ خلیفہ نے ایک خوبصورت کاغذ لے کر اس پر دو دفعہ الم الم لکھ کر قاصد کے ہاتھ محمود غزنوی کے پاس بھیج دیا۔ دربار کے اہلکاروں نے وہ کاغذ دیکھا اور حیران ہوگئے۔ الم الم پڑھتے مگر مطلب کو نہ سمجھ سکتے۔ محمود غزنوی فوراً تاڑ گیا۔ جب درباری اہلکاروں کو زیادہ حیران اور استعجاب میں پایا تو محمود غزنوی نے کاغذ لے کر فرمایا کہ کیا تم نے سمجھا دو دفعہ الم الم لکھنے سے خلیفہ کا کیا مطلب ہے؟ لوگوں نے جواب دیا کہ ہم نہیں سمجھ سکتے کہ اس کا کیا مطلب ہے۔ محمود نے کہا میں اس کا مطلب سمجھ گیا ہوں اس میں سورۃ الفیل کی طرف اشارہ ہے جس میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ اَلَمۡ تَرَ کَیۡفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِاَصۡحٰبِ الۡفِیۡلِ ؕ(۲) اَلَمۡ یَجۡعَلۡ کَیۡدَہُمۡ فِیۡ تَضۡلِیۡلٍ ۙ(۳)

(الفیل:2-3)

نکتہ۔ محمود غزنوی نے ہاتھیوں کی دھمکی دی تھی۔ خلیفہ بغداد نے جسے قرآن شریف کے ساتھ محبت تھی قرآن شریف کی آیت سے بتلایا کہ دیکھو ہاتھی والوں کے ساتھ کیا سلوک ہوا تھا جو تم مجھے ہاتھی کی دھمکی دیتے ہو۔ محمود

جسے قرآن شریف کے ساتھ محبت تھی فوراً سمجھ گیا اور اس پر ایسا اثر ہوا کہ خلیفہ بغداد کو عذر کا خط لکھا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ پہلے بادشاہوں کو قرآن شریف سے محبت تھی۔ اور یہی وجہ تھی کہ تمام مادی طاقتیں ان کے سامنے ادنیٰ لونڈی کی طرح ہاتھ باندھے کھڑی تھیں۔ جس طرف جاتے تھے فتح و نصرت کے شادیانے بجتے جاتے تھے۔ جب آدمی دین کو مقدم کرتا ہے تو دنیا خود بخود ہی درست ہو جاتی ہے۔

(ارشاداتِ نور جلد دوم صفحہ 509-510)

بے انصاف مسلمان بادشاہ
زیادہ دیر بادشاہت نہیں کر سکتا

فرمایا کہ بے انصاف کفار بادشاہوں کی سلطنتیں بہت دیر چلی جاتی ہیں مگر بے انصاف مسلمان بادشاہ کی سلطنت زیادہ دیر تک نہیں رہ سکتی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بے انصاف مسلمان بادشاہ کے اعمال اور افعال کو اسلام کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ اسلام کو بدنام کرنا نہیں چاہتا۔ تاریخوں کے اوراق پلٹا کر دیکھ لو مذہبی کتابوں کو ٹٹولو کبھی بے انصاف مسلمان بادشاہ کو زیادہ دیر تک تخت پر نہیں پاؤ گے۔ سبحان اللہ کیا عجیب اور معرفت کا نکتہ ہے۔ کیا اب بھی اسلام کی صداقت میں کچھ شک و شبہ رہ سکتا ہے۔

(ارشاداتِ نور جلد دوم صفحہ 510)

عباد الرحمٰن کون ہیں؟

جو متکبر نہ ہوں، متحیر نہ ہوں، سکونت اور وقار ان کا شیوہ ہو، سہولت سے کام لیں، فساد ان کے کسی فعل سے نہ پڑے، جاہلوں سے الگ تھلگ رہیں، بغیر حق کسی قتل کے مرتکب نہ ہوں، ایک اللہ کی عبادت کرنے والے ہوں، خرچ میں میانہ رو ہوں، لغو سے اعراض کرنے والے ہوں، آیات اللہ کی پوری تعظیم کرنے والے ہوں، اپنے لیے اپنی اولاد کے لیے دعا میں لگے رہیں۔

(ارشاداتِ نور جلد سوم صفحہ 7)

حضرت امام بخاریؒ کے سفر کا واقعہ

فرمایا۔ ایک وقت امام بخاری علیہ السلام جہاز میں سفر کر رہے تھے اور ان کے ہاں ایک ہزار دینار بھی تھے۔ اچانک کسی بد معاش نے جو دیکھ پایا تو غل مچانے لگا کہ میرے ایک ہزار دینار کسی نے چرالیا۔ حضرت نے جو سنا تو فوراً آہستگی سے دینار دریا میں ڈال دیا۔ جب سب کی تلاشی لی گئی تو ان کی بھی تلاشی لی گئی لیکن ان کے ہاں سے بھی نہ نکلے۔ اس بد معاش نے بعد میں پوچھا کہ حضرت آپ کے ہاں تو ایک ہزار دینار میں اپنی آنکھوں خود دیکھ چکا تھا، پھر آپ نے اسے کہاں غائب کیا۔ فرمایا۔ او کمبخت! میں نے اپنی تمام عمر حدیث میں صرف کیا اور تو چاہتا تھا کہ مجھے متہم کر دیوے، اس لیے میں نے انہیں دریا میں ڈال دیا تا کہ متہم نہ ہو جاؤں ورنہ میری تمام عمر کی خدمت خاک میں مل جاتی۔

فرمایا۔ دیکھو اس کے بعد امام صاحب نے کبھی کسی کے آگے ہاتھ تو نہیں پسارے۔ خدا تعالیٰ انہیں خود ہی دیتا رہا۔

(ارشاداتِ نور جلد سوم صفحہ 8-9)

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 11 مارچ 2022)

(قسط 8)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ

وقت معین کی قدر کرو

فرمایا۔ اگر اللہ تعالیٰ بندوں کو ان کے اعمال بد پر پکڑنے لگے تو کوئی ایک جاندار بھی زمین پر باقی نہ رہے۔ کُل چرند و پرند جو انسان ہی کے لیے خادم پیدا کیے گئے تھے وہ بھی ساتھ ہی نیست کر دیئے جاویں۔ یہ اس کا بڑا فضل ہے کہ ایک وقت معین تک مہلت دی گئی ہے اس کی قدر کرو۔ جب اجل مقدر آ پہنچے گی تو کیا معلوم کہاں پہنچائے جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ ہی خبیر و بصیر ہے کہ کیا معاملہ اس کے ساتھ ہو گا۔

(ارشاداتِ نور جلد سوم صفحہ 10)

دعا اور استخارہ کرنے کی تحریک

فرمایا۔ انسان بالطبع سکھ اور آرام کی تلاش میں لگا رہتا ہے۔ کوئی نوکری کرتا ہے تو اپنے آرام کو نوکری کے متعلق سوچ لیتا ہے۔ نکاح کرتا ہے تو نکاح میں بھی سکھ و آرام کو سوچ لیتا ہے۔ لڑکے مڈل تک ہی تعلیم میں جب پہنچتے ہیں تو دل میں کیا کیا خیال کر لیتے ہیں کہ ہم کیا کیا ہو جائیں گے۔ کوئی تو یوں سمجھ لیتا ہے کہ میں ڈپٹی کمشنر ہو جاؤں گا۔ یہ سب خیالی خوشیاں ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے، معلوم نہیں کہ کس کام میں ہمیں سکھ ملے گا اور کس کام میں دکھ۔ پس چاہئے کہ کثرت سے دعاؤں اور استخارات کو کیا کرو۔ ملازمت کرو تو کثرت سے استخارات پہلے کر لو۔ تجارت کرو تو پہلے استخارات کر لو۔ حقیقی سکھ اور دکھ کا علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے۔

(ارشاداتِ نور جلد سوم صفحہ 12)

کلیاتِ خمسہ

فرمایا۔ مومن کو چاہئے کہ ہر وقت کلیاتِ خمسہ کا پابند رہے۔ ایمان کی حفاظت، نفس کی حفاظت، مال کی حفاظت، عزت کی حفاظت، عقل کی حفاظت۔

(ارشاداتِ نور جلد سوم صفحہ 13)

نصیحت کی بجائے دعا

فرمایا۔ بعض لوگوں کو نصیحت کی جاتی ہے تو وہ سمجھتے ہیں۔ کہ ہم کو یہ بدکار سمجھتے ہیں۔ ایک وقت مجھے خیال ہوا کہ کسی شخص کو بہت نصیحت کروں۔ مغرب کی نماز پڑھ رہا تھا معلوم ہوا کہ اس کو نصیحت نہ کی جائے اگر یہ نہ مانے گا تو تجھے جوش آجائے گا اور اسے ندامت ہو گی۔ البتہ دعا کر، ہمارا اختیار ہے چاہیں تو قبول کریں گے یا نہیں۔

(ارشاداتِ نور جلد سوم صفحہ 13)

گناہ سے نفرت کس طرح ہو؟

ایک شخص نے عرض کی کہ مجھے کوئی ایسا طریق بتلائیں جس سے گناہ سے قطعی نفرت ہو جاوے۔

فرمایا نیکوں کی صحبت اختیار کرو اور موت کو یاد رکھو۔

(ارشاداتِ نور جلد سوم صفحہ 53)

بنی اسرائیل کون ہے؟

فرمایا۔ قرآن شریف میں جہاں اس قسم کے الفاظ آتے ہیں کہ مثلاً یَا بَنِیَ اِسْرَآئِیْلَ۔ اے بنی اسرائیل۔ وہاں مخاطب کون ہے؟ کیا ہمارے قرآن سنانے کے وقت کوئی یہودی سامنے ہے یا کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے

پاس یہود جمع رہتے تھے؟ نہیں بلکہ وہاں تو اکثر صحابہ ہی جمع رہتے تھے۔ پس ان الفاظ کے مخاطب بھی ہم ہی ہیں۔ یہ بھی عرب میں بیان کا ایک طریقہ تھا۔ شاعر کسی پڑوسن کا نام لے کر کچھ بات کرتا اور اصل مطلب محبوبہ کو مخاطب کرنا ہوتا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صاف روایت ہے کہ مَضَوْا۔ وہ قوم چلی گئی اب تم مراد رکھے گئے ہو۔ اسرائیل کے معنی ہیں خدا کا بہادر سپاہی۔ تم بہادر سپاہی کی اولاد ہو بہادر بنو۔ ان نعمتوں کو یاد کرو جو خدا نے تم پر کیں۔ خدا کے عہد کو پورا کرو۔ مجھے تو ان آیات کو پڑھ کر بہت حیرانی اور دکھ ہوتا ہے کہ مسلمان ان کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔

(ارشاداتِ نور جلد سوم صفحہ 58)

حضرت علیؓ کی انصاف پسندی

فرمایا۔ لکھا ہے کہ حضرت علیؓ اور ایک یہودی کا آپس میں مقدمہ تھا جو حضرت عمرؓ کے پاس دائر ہوا۔ حضرت عمرؓ نے حضرت علیؓ کو فرمایا کہ ابوالحسن اٹھو اور بیان دو۔ غرض یہ کہ وہ اٹھے اور انہوں نے بیان دیا۔ جب فیصلہ ہو چکا تو حضرت عمرؓ نے حضرت علیؓ کو پوچھا کہ آپ کو برا تو نہیں لگا۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں برا تو لگا ہے۔ حضرت عمرؓ نے خیال کیا کہ شاید کھڑا ہونے کو برا مانا ہے۔ مگر حضرت علیؓ نے جواب دیا کہ مجھے یہ برا لگا ہے کہ آپ نے مجھے تو ابوالحسن کر کے پکارا اور اعزاز دیا اور میرے مدعی کو یہودی نام لے کر پکارا۔ یہ عدل نہیں ہے۔

(ارشاداتِ نور جلد سوم صفحہ 60)

تکرار مضامین قرآنی کی حکمت

فرمایا۔ بعض لوگ نادانی سے اعتراض کرتے ہیں کہ قرآن مجید میں بار بار ایک ہی مضمون کیوں ہے۔ دیکھو! یہ انسان کی فطرتی بات ہے جس طرح بار بار سانس لینے کی، کھانے کی، پینے کی، ضروری حاجات کی ضرورت پڑتی ہے اسی طرح قرآن پاک کی نصائح سے سیاہی دل کی دور ہوتی ہے۔

(ارشاداتِ نور جلد سوم صفحہ 68)

متقی کی تین صفات

فرمایا۔ اِہۡدِ نَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ (الفاتحہ:6) میں جو دعا ہے اگر مقبول ہو جاوے تو انسان متقی بن جاتا ہے۔ متقی کی تین صفتیں ہیں۔

متقی وہ ہے جو غیب سے اللہ تعالیٰ پر ایمان لاوے۔

جس طرح ہو سکے نماز قائم رکھے اور اسے سنوار کر ادا کرتا رہے۔

اللہ کی راہ میں خرچ کرتا رہے۔ دینی چندہ دینے میں سست نہ ہو۔

(ارشاداتِ نور جلد سوم صفحہ 71)

نبی اور رسول کو پہچاننے کا معیار

فرمایا۔ نبی اور رسول کو سچا پہچاننے کا پختہ معیار یہ جان لینا چاہئے کہ اوّل تو یہ لوگ اگلے نبیوں کی ہدایات پر قائم رہتے ہیں۔ ان کی تعلیم ایک ہی ہوتی ہے یعنی خداوند کریم کو ایک مانو، اس کے احکام پر چلو۔ دوم۔ یہ لوگ مخلوق کے بہت خیر خواہ ہوتے ہیں۔ کوئی انہیں ستائے، مارے، تکلیفیں دے مگر ان کے لیے دعائے نیک مانگتے ہیں۔ ہاں کوئی سخت تکالیف دینے میں حد سے گزر جائے تو معاملہ اللہ پر چھوڑتے ہیں۔ سوم۔ اس شہر کے امیر لوگ ان کی پرواہ نہیں کرتے، غریب لوگ ساتھ دیتے ہیں۔ اگر کوئی ایسا نہ ہو تو پھر اسے بر خلاف جاننا چاہئے۔

(ارشاداتِ نور جلد سوم صفحہ 81)

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 18 مارچ 2022)

(قسط 9)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ

قرآن شریف سائنس کی طرف متوجہ کرتا ہے

18مارچ1912ء۔ فرمایا۔ ہماری کتاب بڑی عجیب ہے۔ ہماری کیا؟ حضرت نبی کریم ﷺ کی بلکہ اللہ تعالیٰ کی۔ دنیا کی کوئی کتاب نہیں جو سائنس کی طرف توجہ دلاتی ہو۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ (البقرہ:165)اس میں آسمان کی بناوٹ کا ذکر ہے۔ وَ الۡاَرۡضِ پھر زمین کے بارہ میں سارا علم جیالوجی داخل کر دیا وَ اخۡتِلَافِ الَّیۡلِ وَ النَّہَارِ میں علم جغرافیہ آجاتا ہے۔ وَ الۡفُلۡکِ الَّتِیۡ تَجۡرِیۡ فِی الۡبَحۡرِ بِمَا یَنۡفَعُ النَّاسَ اس میں سٹیمر، جہاز، قطب شمالی کی سوئی، سمندر، پانی، ہوا اور کشتیوں کا علم آجاتا ہے۔ وَ مَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰہُ مِنَ السَّمَآءِ مِنۡ مَّآءٍ فَاَحۡیَا بِہِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِہَا اس میں بخارات اور بارشوں اور نباتات کا علم آجاتا ہے۔ وَبَثَّ فِیۡہَا مِنۡ کُلِّ دَآبَّۃٍ اس میں جانوروں کا علم آجاتا ہے۔ وَّتَصۡرِیۡفِ الرِّیٰحِ اس میں ہوا اور ہوا کی قسموں کا ذکر ہے۔ کاربالک ہائیڈروجن وغیرہ موٹی موٹی چیزیں ہیں۔ علاوہ ان کے اور بھی ہوا میں کئی اجزا ہیں۔ وَ السَّحَابِ الۡمُسَخَّرِ بَیۡنَ السَّمَآءِ وَ الۡاَرۡضِ بادلوں میں روشنی، لچک، ایتھر کا کارخانہ الگ ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہماری کتاب کسی علم سے نہیں ڈرتی۔ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یَّعۡقِلُوۡنَ اس میں نشان ملتے ہیں مگر عقلمندوں کے لیے۔ وہ کون لوگ ہیں الَّذِیۡنَ یَذۡکُرُوۡنَ اللّٰہَ قِیٰمًا وَّ قُعُوۡدًا وَّ عَلٰی جُنُوۡبِہِمۡ (آل عمران:192)اس میں اب ہی مجھے ایک لطیفہ خیال میں آیا کہ اس موجودہ سائنس پر جس قدر لوگ غور کرتے ہیں وہ دو قسم کے ہیں۔ ایک وہ جو اٹھتے بیٹھتے جب سوچتے ہیں تو ساتھ ہی خدا کو بھی یاد کر لیتے ہیں۔ ایک وہ جو قدرت الٰہی پر غور کرتے ہیں تو مولا کو بھول جاتے ہیں۔ یہاں یہ فرمایا کہ اگر تم سائنس پر غور کرو تو اللہ کو بھی یاد کیا کرو کیونکہ ایسے وقت میں جو اللہ کا خیال نہیں رکھتے ان کو سکھ حاصل نہیں ہوتا۔ میں نے سنا ہے کہ جس نے کونین بنائی تھی اس کو قید کر دیا گیا تھا اس خیال سے کہ اس نے کسی جن کو قابو کر کے اس سے یہ کام لیا ہے۔

(ارشاداتِ نور جلد سوم صفحہ70-71)

بیوی کی چیزوں کا تجسس

فرمایا۔ میں نے اپنی بیوی کی چیزیں کبھی نہیں دیکھیں نہ ہمیں اب تک معلوم ہے کہ ان کے پاس کتنے ٹرنک، برتن، کپڑے، چیزیں ہیں۔ ہمیں کیا ضرورت ہے کہ خواہ مخواہ عورتوں کی باتوں میں دخل دیں۔

فرمایا بلکہ میں اپنی بیوی کی کوٹھری کی جانب بھی کم ہی جاتا ہوں۔

(ارشاداتِ نور جلد سوم صفحہ 80)

معنی پوچھنے میں حکمت

فرمایا۔ میں تم سے کسی لفظ کے معنی پوچھتا ہوں تو یہ مت سمجھو ہماری ہتک ہوتی ہے۔ یہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بھی عادت تھی صحابہ کرام سے کبھی خوب سمجھانے کے لیے کچھ پوچھا کرتے۔

(ارشاداتِ نور جلد سوم صفحہ 81)

استغفار بہت کیا کرو

ایک شخص کو اس کی بے خوابی، بے چینی اور پریشانی طبیعت کی شکایت کے جواب میں لکھوایا کہ استغفار بہت کرو۔

(ارشاداتِ نور جلد سوم صفحہ 174)

اللہ پر بھروسہ کرو

ایک شخص کو فرمایا کہ جہاں انسان کو اللہ تعالیٰ رکھے وہاں ہی رہنا چاہئے کیونکہ لکھا ہے کہ اَلْاِقَامَۃُ فِیْ مَا اَقَامَ اللّٰہُ اور مخالف کو تو انسان (ناس) کا بال بھی نہ سمجھے۔ خدا کو اگر اپنے مومن بندہ کے لیے سارا جہان بھی تباہ کرنا پڑے تو وہ کر دیتا ہے اور کچھ پرواہ نہیں کرتا کیونکہ وہ تو ہزاروں کو پیدا کر سکتا ہے اور ہزاروں کو تباہ کر سکتا ہے۔

دیکھو اس کے ایک مومن بندہ نے صرف اتنا ہی کہا کہ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا (نوح:27)توسب کو تہ آب کر کے تباہ کر دیا۔

(ارشاداتِ نور جلد سوم صفحہ 178)

مہدی کا مال لٹانا

فرمایا۔ حدیث میں آتا ہے کہ مہدی آئے گا اور مال لُٹائے گا مگر لوگ قبول نہ کریں گے۔ حضرت صاحب نے پانچ ہزار تک کا اشتہار تو آتھم کے بارہ میں ہی دیا اور براہین پر دس ہزار کا دیا مگر اب تک کسی نے وصول نہ کیا۔ کسی نے کہا کہ لوگ ایسے اشتہاروں پر ہنسی اڑاتے ہیں۔ میں نے کہا کہ وہ ہنسی نہیں بلکہ اس حدیث کی تصدیق کر رہے ہیں۔

(ارشاداتِ نور جلد سوم صفحہ 185)

شیعہ کے مطاعن کا رد

بوقت درس قرآن شریف فرمایا۔ دیکھو میں ایک کہانی سناتا ہوں۔ میرے ایک دوست شیعہ ہیں وہ میرے پیچھے نماز بھی پڑھ لیتے ہیں۔ مجھ سے سخت محبت بھی ہے۔ ایک دفعہ میرے پاس جموں میں آئے اب بھی کبھی آجاتے ہیں۔ وہ میرے پاس ایک آٹھ جلد کی کتاب لائے ایک پانچ جلد کی ایک تین جلد کی، اور کہا آپ کو کتابوں کا شوق ہے میں آپ کی خاطر لایا ہوں۔ میں نے کہا مول کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ مول یہی ہے کہ ان کو پڑھ جاؤ۔ میں 75 صفحے وہیں بیٹھے بیٹھے پڑھ گیا۔ اس میں یہ تھا۔ ابو بکرؓ میں یہ برائیاں تھیں، عمرؓ میں یہ، عائشہؓ میں یہ برائیاں تھیں۔ اس کا نام تَشْئِیْدُ الْمَطَاعِنْ تھا۔ میں نے کہا کہ ان شاء اللّٰہ میں اس کو ختم کرلوں گا مگر میں اس پر ایک سطر تمہارے سامنے لکھنی چاہتا ہوں۔ انہوں نے اجازت دے دی۔ میں نے یہ آیت لکھ دی۔ فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَ اُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَ قٰتَلُوْا وَ قُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَ لَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ (اٰل عمران:196)اس نے کہا کہ اس کا ترجمہ کرو۔ میں نے خوب مزیدار ترجمہ کیا کہ جو لوگ اپنے گھر سے نکالے گئے اور انہوں نے ہجرت کی اس واسطے وہ مہاجر بنے اور ان سے لوگوں نے لڑائیاں کیں جیسے بدر میں اور احد میں۔ ان کے سب گناہ ہم معاف کرتے ہیں اور ہم ان کو بہشت میں پہنچاویں گے۔ یہ سن

کر انہوں نے کہا کہ ہماری کتاب کی تو جڑ ہی آپ نے اکھاڑ دی۔ ہم نے کہا کہ خدا نے ہی اکھاڑ دی ہے۔ اس نے کہا کہ مجھے تو یہ کتاب ایک شخص نے اس خیال دی تھی کہ اس کتاب سے نورالدین ضرور شیعہ ہو جائے گا۔ غرض کہ پھر انہوں نے کتاب کی قیمت بھی نہ لی۔ اس آیت کو خوب یاد رکھو میری سمجھ میں یہ آیت صحابہ کے دشمنوں کا خوب مقابلہ کرتی ہے۔ قٰتَلُوۡا کے معنی لڑائی ہی درست ہیں۔ مرنے مارنے کا ذکر نہیں ہے آگے آتا ہے۔ ثَوَابًا مِّنۡ عِنۡدِ اللّٰہِ وَ اللّٰہُ عِنۡدَہٗ حُسۡنُ الثَّوَابِ (اٰل عمران:196) یعنی ابو بکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ وغیرہ کو اور بھی بہت کچھ دیں گے۔ خلافت دیں گے حکومت اور بادشاہی دیں گے۔

(ارشاداتِ نور جلد سوم صفحہ 185-186)

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 01 اپریل 2022)

(قسط 10)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ

گناہ کے اسباب

فرمایا۔ جو گناہ کرتا ہے وہ جاہل ہوتا ہے وہ بدی کے انجام کو نہیں جانتا۔ میں نے بچھو، سانپ، شیر، گھوڑے، اونٹ کو دیکھا ہے کہ جو چیز ان کے واسطے مضر ہوتی ہے اس کے وہ نزدیک نہیں جاتے۔ گھوڑا خطرے کے مقام سے اپنا آپ بچاتا ہے اور سانپ بھی۔ اگر انسان پکی طرح یہ سمجھ لے کہ میری اس بدی کا انجام کیا ہو گا؟ بدیاں شہوت کے غلبہ سے، صحبت بد سے اور کوتاہ اندیشی سے ہوتی ہیں۔ میں نے ایک ڈاکو سے پوچھا کہ کیا تم کو رحم نہیں آتا۔ اس نے کہا کہ اکیلے تو آتا ہے مگر جب دوسرے مل جاتے ہیں تو پھر رحم نہیں آیا۔ بری صحبت کے برے نتائج ہوتے ہیں۔

(ارشاداتِ نور جلد سوم صفحہ 186-187)

قصاص کے فائدے

ایک جگہ خون کا بدلہ لینے کی بابت فرمایا۔ وَ لَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ (البقرہ:180)

مطلب یہ ہے کہ جو شخص کسی کو قتل کرے تو اس سے قصاص لو۔ اس میں کئی فائدے ہیں۔ ایک یہ ہے کہ جب ایک قاتل قتل کیا جائے گا تو جو اور لوگ اس کے ہاتھ سے مارے جاتے وہ بچ جائیں گے۔ دوسرے جو اور ایسے ہی قاتل ہوں گے وہ ڈر جائیں گے۔ اب بتلاؤ کہ جب مرنے مارنے والے بچ گئے تو حیاتی ہوئی کہ نہیں۔ وَ لَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ پر بہت غور کرو۔

(ارشاداتِ نور جلد سوم صفحہ 195)

نماز تہجد کی نذر ماننا

ایک شخص نے سوال کیا کہ میں نے ایک کام کے عوض میں تہجد کی نماز نذر مانی ہے۔

فرمایا۔ تہجد کی نذر ماننی میرے نزدیک اچھی نہیں کیونکہ تہجد کی نماز اللہ تعالیٰ نے فرض نہیں فرمائی۔ جب تم نذر مانو گے تو اس صورت میں تہجد کی نماز تم پر فرض ہو جائے گی اور انسان کمزور ہے۔

(ارشاداتِ نور جلد سوم صفحہ 231)

گناہ سے بچنے کا ذریعہ

فرمایا کہ میں نے کئی ایک بزرگوں سے خود دریافت کیا ہے کہ انسان گناہ سے کس طرح بچ سکتا ہے؟ مولانا مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی نے فرمایا کہ انسان موت کو یاد رکھنے سے بچ جاتا ہے۔ ایک میرے استاد میرے پیر تھے جن سے میں بیعت بھی تھا اور ان کا نام عبد الغنی تھا انہوں نے فرمایا کہ جو انسان ہر وقت خدا تعالیٰ کو سامنے رکھتا ہے وہ بچ جاتا ہے۔

مرزا صاحب مسیح موعود علیہ السلام بھی میرے پیر ہی تھے ان سے بھی میں نے بیعت ہی کی ہوئی تھی ان سے میں نے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ آدمی بہت کثرت سے استغفار کرنے سے بچ جاتا ہے۔ مدت کی بات ہے ایک مرتبہ میرے دل میں ایک گناہ کا ارادہ ہوا۔ یہاں تک کہ میرا نفس شریعت میں اس کے جواز کے لیے حیلے بہانے تلاش کرنے لگا۔ تب میں نے یہ علاج کیا کہ چھوٹی چھوٹی حمائلیں قرآن شریف کی لے کر اپنے سامنے اور ارد گرد ایسے مقاموں پر لٹکا دیں جہاں کہ جلد جلد میری نظر پڑتی رہے اور اپنی جیبوں میں بھی میں نے رکھ لیں۔ جب اس گناہ کا میرے دل میں خیال پیدا ہوتا تو ان حمائلوں میں سے کسی ایک کو دیکھتا اور کہتا کہ دیکھ تو اس کتاب پر ایمان لایا ہے اور پھر اس قسم کا خیال تیرے دل میں آتا ہے۔ پھر فرمایا کہ ایسا کرنے سے مجھے شرم آجاتی تھی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے وہ خیال میرے دل سے دور کر دیا۔

(ارشاداتِ نور جلد سوم صفحہ 236-237)

نیک صحبت کے فائدے

پھر فرمایا کہ نیک صحبت کے بڑے بڑے فائدے ہیں اگر میں تم کو سناؤں تو تم حیران ہو جاؤ۔ بعض اوقات جو لوگ میرے پاس بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں میرے دل میں بڑے زور سے تحریک ہوتی ہے کہ سب کے لیے دعا کر! اور بعض اوقات لوگوں کے دل میرے سامنے پیش کیے جاتے ہیں کہ ان کے لیے دعا کر! بعض اوقات نیک صحبت کے فیض سے بڑے بڑے گناہ ردّ ہو جاتے ہیں۔ ایک مرتبہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک بڑے دربار میں تشریف رکھتے تھے۔ تین آدمی آپ کی مجلس میں آئے۔ ایک شخص نے دیکھا کہ حضرت نبی کریمؐ کے پاس ایک جگہ خالی ہے۔ وہ آپ کے قریب جا کر بیٹھ گیا۔ دوسرے نے دیکھا کہ قریب تو جگہ ہے نہیں وہ اتنی دور ہو کر بیٹھ گیا جہاں کہ اس کو آواز سنائی دے سکتی تھی۔ تیسرے شخص نے دیکھا کہ نہ تو کوئی ایسی جگہ ہے جہاں میں بیٹھ کر نبی کریمؐ کی آواز سن سکوں اور نہ یہاں کھڑے کو آواز آتی ہے اس لیے یہاں کھڑا ہونا فضول ہے، یہ خیال کر کے وہ وہاں سے چل دیا۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب وحی ہوتی تھی تو رنگت سرخ ہو جاتی تھی اور غنودگی سی طاری ہو جاتی تھی، آپ کی وہ حالت ہو گئی۔ پھر آپ نے بلند آواز سے فرمایا کہ اس وقت اس مجلس میں تین آدمی آئے ہیں ایک نے تو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قرب میں جگہ پائی اور وہ اسی قابل تھا۔ دوسرے شخص نے جانے سے شرم کی اور شرم کی وجہ سے یہیں بیٹھ گیا۔ خدا نے بھی اس کے گناہوں کے حساب سے شرم کی اور اس کو معاف کر دیا مگر تیسرے نے منہ پھیرا اور یہاں بیٹھنے کو فضول سمجھ کر چلا گیا خدا نے بھی اس سے منہ پھیر لیا۔

(ارشاداتِ نور جلد سوم صفحہ 239-240)

وَاتَّقُوااللّٰہَ

تمام انبیاء کی تعلیم کا خلاصہ تمام نیکیوں کا جامع یہ مبارک کلمہ ہے کہ اِتَّقُوا اللّٰہَ۔ ایک دفعہ حضور انور سے ایک مخلص نے عرض کیا کہ مجھے ایک ہی نصیحت ایسی دے دیں جس سے میری دنیا و دین سنور جائے اور میں ٹوٹا پانے والوں میں سے نہ ہوں۔ فرمایا

"خدا سے ڈر اور سب کچھ کر"

(ارشاداتِ نور جلد سوم صفحہ 244)

مغالطے کس طرح لگتے ہیں

فرمایا۔ ایک طب کی کتاب میں میں نے لکھا ہوا دیکھا کہ یہ نسخہ حضرت جبریل علیہ السلام حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے عرش پر سے لایا تھا۔ میں متعجب ہوا نسخہ بھی معمولی تھا۔ جب تحقیقات کی گئی اور پرانی کتابوں کا مطالعہ کیا گیا آخیر میں اصل حقیقت یہ کھلی کہ جبریل ایک یہودی طبیب تھا جو ایک اسلامی بادشاہ محمد نام کا معالج تھا اس نے اپنے بادشاہ کے واسطے یہ نسخہ تجویز کیا تھا جو کسی طب کی کتاب میں درج ہوا اور تخت شاہی کے واسطے عرش کا لفظ بھی استعمال کیا جاتا تھا۔ غرض یہ سب الفاظ اس نسخہ میں موجود تھے بعد میں کسی نے جب اس کتاب کی نقل کی تو معلوم ہوا کہ ان الفاظ کو دیکھ کر اس نے غلطی کھائی اور خیال کیا کہ کاتب نے لکھنے میں طریق ادب اختیار نہیں کیا اس نے حضرت اور علیہ السلام کے لفظ بڑھا دیئے۔ اس طرح بات کہیں کی کہیں چلی گئی۔

(ارشاداتِ نور جلد سوم صفحہ 269-270)

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 08 اپریل 2022)

(قسط 11)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ

احمدی قوم توجہ کرے

حضرت خلیفۃ المسیح نے ایک درد بھری تقریر میں فرمایا کہ

تم فارغ نہیں ہو کہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر آپس میں بحث کرنے کے لیے وقت پالو بلکہ تمہارے لیے بہت سے کام ہیں۔ ہزاروں لوگ خدا کے منکر ہیں تمہارا فرض ہے کہ ان کے آگے خدا کی ہستی کے دلائل پیش کرو۔ ہزاروں نبوت کے منکر ہیں، ہزاروں ملائکہ کے منکر ہیں، ہزاروں قرآن مجید کو نہیں مانتے، ہزاروں یوم آخرت سے انکار کرتے ہیں، تمہیں چاہئے کہ ان بے خبروں کو خبر دو ان جاہلوں کے آگے علم کے خزائن رکھو۔

(ارشاداتِ نور جلد سوم صفحہ 245)

شکر گزار بندہ

فرمایا۔ ایک بزرگ کتابوں کا ایک انبار لئے جارہے تھے۔ رستے میں دریا گزرنا پڑا اس میں کتابوں کا بنڈل گر پڑا۔ فرمایا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ! خادم نے کہا حضور کتابیں دریا میں گر پڑیں اور غرق ہو گئیں۔ فرمایا۔ اسی لئے تو میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہتا ہوں۔ میں نے ان کتابوں کو پڑھنے کی خاطر خریدا تھا خدا تعالیٰ نے مجھے ان کے پڑھنے کی تکلیف سے بچا لیا مگر میری نیت کا ثواب مجھے ضرور دے گا۔

(ارشاداتِ نور جلد سوم صفحہ 257)

آنحضرتؐ کے والدین کے نام

فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کا نام عبد اللہ اور آمنہ ہونا ایک معجزہ تھا۔ اگر والد کا نام کہیں عبد الشمس ہوتا (جیسے کہ اس زمانہ میں نام ہوا کرتے تھے) تو عیسائی لوگ ہم کو زندہ نہ رہنے دیتے۔ عبد اللہ نام رکھنے میں عبد المطلب کے خیالات کا پتہ چلتا ہے۔

(ارشاداتِ نور جلد سوم صفحہ 257)

خواب اور ان کی تعبیریں لکھنے کی تحریک

حضرت امیر المومنینؓ نے ہفتہ زیر اشاعت میں فرمایا کہ سورہ یوسف پر تدبر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ علم الرؤیا بھی ایک بڑا علم ہے۔ خوابیں کافر کی بھی ہوتی ہیں، مومن کی بھی۔ یہ علم اللہ تعالیٰ اپنے بعض انبیاء کو دیتا ہے اور ان سے ورثہ میں علماء امت محمدیہ کو بھی پہنچا ہے۔ چنانچہ پہلے مسلمانوں نے اس فن پر بہت عمدہ کتابیں لکھی ہیں۔ کامل التعبیر اور تعطیر الانام مجھے بہت پسند ہیں۔ آج کل کے نئی روشنی کے تعلیم یافتہ اور جنٹلمین تو خوابوں کو پریشان خیالات کا مجموعہ سمجھتے ہیں مگر ہمیں ایسی بے ادبی نہیں کرنی چاہئے۔ خوابیں تو نبوت کا جزو ہیں۔ ہمارے دوستوں کو چاہئے کہ جو جو خواب ان کو آئے وہ مختصر طور پر ان کو لکھ لیا کریں اور پھر جو تعبیر اللہ تعالیٰ سمجھائے یاد کھائے اسے بھی نوٹ کر لیا کریں۔ اس طرح پر ایک وقت ایسا آئے گا کہ اس فن میں ایک ضخیم کتاب تیار ہو سکے گی۔ ہم سے پہلوں نے تو اپنا فرض ادا کر دیا لیکن اب کئی چیزیں ایسی نکل آئی ہیں جو پہلے موجود نہ تھیں اس لیے ان کی تعبیر ان کتابوں میں نظر نہیں آتی۔ مثلاً خواب میں کوئی موٹر کار دیکھے یا ہوائی جہاز یا ایسی اور ایجادیں، ایسے خوابوں کی تعبیریں تجارب کی بنا پر سمجھ میں آجاتی ہیں۔

(ارشاداتِ نور جلد سوم صفحہ 261)

مرسلین وامورین پر ایمان نہ لانے کی وجہ

فرمایا۔ خدا کے مرسلین اور مامورین پر ایمان نہ لانے کی وجہ ضد ہٹ اور اپنی بات کی پچ ہے۔ جب ایک دفعہ تکذیب کر بیٹھے تو بس اپنی بات پر اڑ گئے۔ یہ عادت بڑی ابتلا میں ڈالنے والی ہے۔

(ارشاداتِ نور جلد سوم صفحہ 275-276)

دعا کی تاثیر

فرمایا۔ دعا بڑی بھاری چیز ہے۔ ایک حدیث ہے کہ جب انسان اللہ تعالیٰ کے آستانے پر ایسا گرے کہ بس اس میں محو ہو جائے تو یہ ذرات عالم اس کے قبضہ میں ہو جاتے ہیں۔ جب لوہا گرم ہو جاتا ہے یہاں تک کہ آگ اس کو اپنے رنگ میں رنگین کر کے سرخ کر دے تو اس کو النّار کہہ سکتے ہیں۔ وہ بھی ہر چیز کو آگ ہی کی طرح جلا سکتا ہے۔

بعض آدمی بڑے متبرک مقامات میں دعا کرنے جاتے ہیں۔ منہ سے کہتے یاربّ یاربّ مگر ان کا لباس حرام اور ان کا کھانا حرام ہوتا ہے۔ تو پھر دعا کیونکر قبول ہو۔

(ارشاداتِ نور جلد سوم صفحہ 276)

خدا کا بندوں سے سلوک

فرمایا۔ بہت سے لوگوں پر جب اللہ تعالیٰ کا فضل ہوتا ہے اللہ تعالیٰ ان کو عمر دیتا ہے، قوت، عزت، مال اور حسن و جمال دیتا ہے تو بعض اوقات ایسے شخص نابکار سیہ کار ہو جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے وہ نعمت چھین لیتا ہے اور مختلف قسم کے صدمات پہنچتے ہیں تو وہ اللہ تعالیٰ کے منکر اور بالکل ناامید ہو جاتے ہیں۔

(ارشاداتِ نور جلد سوم صفحہ 278)

پھوٹ نہ ڈالو

فرمایا۔ لوگوں کے کام نابکار ہیں اور گندے ہیں برے کام کرتے ہیں پھر مجھے رقعے لکھتے ہیں۔ میں ایسے لوگوں کے رقعے دیکھنا بھی نہیں چاہتا اور نہ ان کی کچھ پرواہ کرتا ہوں۔ میں اللہ تعالیٰ ہی کے حضور میں ہی عرض کروں گا اسی پر سب میرا بھروسہ ہے۔ بعض شریر لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ خود ایک بدی کرتے ہیں یا آپس میں لڑتے ہیں پھر بڑوں کو اور افسروں کو اس لڑائی میں شامل کرنے کے واسطے کوشش کرتے ہیں اور شکایتوں کا سلسلہ کھولتے ہیں اور اس طرح زمین میں فساد پھیلاتے ہیں۔ تاریخ کے صفحات الٹا کر دیکھو اختلاف ڈالنے والوں نے کس قدر نقصان دنیا کو پہنچایا ہے۔ سنی شیعہ کا ابتدائی جھگڑا کوئی بڑی بات نہ تھی مگر تفرقہ کہاں سے کہاں تک پہنچا۔ مقلد اور غیر مقلد کا فرق کوئی بڑا فرق نہ تھا مگر بعد میں کس قدر خوفناک شکل اس نے اختیار کی۔ میں تعجب کرتا ہوں کہ لوگ چھوٹی سی بات پر جھگڑ پڑتے ہیں پھر انجام بہت برا ہوتا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ (البقرہ:154) کا لطیفہ لوگ بھول گئے ہیں۔ ایک گالی کے بدلے میں سو گالی دیئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ ایسے لوگ خود ایک دوزخ میں پڑے ہوئے ہیں۔ اور اس سے بڑھ کر کوئی بدکار نہیں جو لوگوں کے درمیان پھوٹ ڈالے، چالاکیوں سے کام لے اور پھر اپنے آپ کو بری ٹھہرائے۔

(ارشاداتِ نور جلد سوم صفحہ 328-329)

ظالم سے کیونکر بچ سکتے ہیں

ایک صاحب نے اپنا مقدمہ اور اس کی پریشانی اور پھر حاکم کا ظلم سنایا تو فرمایا کہ
ایک دفعہ کسی صاحب کو بھی ایسا ہی ایک واقعہ پیش آیا جب کہ مجھ سے مشورہ کے لیے پوچھا تو میں نے کہا کہ پہلے تم خوب خوب توبہ کر لو۔ جب انہوں نے توبہ کر لی تو اتفاقاً وہ ظالم حاکم ان کی پیشی سے پہلے ہی چلا گیا۔

(ارشاداتِ نور جلد سوم صفحہ 330-331)

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 15 اپریل 2022)

(قسط 12)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ

حضور کی دردمندانہ دعا

اے ہمارے رب قدیم سب دل تیرے ہاتھ میں ہیں تیری مدد کے سوائے ہمیں کوئی توفیق حاصل نہیں ہو سکتی تو ہم پر رحم فرما اور اس نور سے جو تو نے ہمارے درمیان اپنے فضل سے نازل کیا رحمتیں اور برکتیں حاصل کرنے کی ہمت اور قوت عطا کر۔ تو ہی ہے جو دیتا ہے اور تیرے سوائے کوئی نہیں جس سے ہم مانگیں اور پائیں۔ تو اس نور الدین کی دعاؤں کو قبول کر اس کی خواہشوں کو پورا کر اور اسے دینی دنیوی حسنات سے مالا مال کر دے کہ تو ہی خالق ہے اور تو ہی مالک ہے اور سب کچھ تیرے ہاتھ میں ہے۔

(ارشاداتِ نور جلد سوم صفحہ 329-330)

معیار صداقت

فرمایا۔ معیار صداقت فضل الٰہی ہی ہے اور اس کے سوا کچھ نہیں۔ جس پر فضل ہوا حق کو پالیا۔ اگر حقیقت میں کوئی معیار ظاہراً ہوتا تو پھر سب ہی حق کو شناخت کر لیتے۔

(ارشاداتِ نور جلد سوم صفحہ 331)

پل صراط سے بچاؤ

فرمایا۔ پل صراط سے بچنے کے لیے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّ ۃَ اِلاَّ بِاللّٰہِ سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں۔

(ارشاداتِ نور جلد سوم صفحہ 331)

بت پرستی سے بچو

فرمایا۔ بت پرستی کی جڑ ہے بے جا محبت۔ کوئی تو رنگ وروغن پر مرتا ہے، جہاں کوئی خوبصورت شکل دیکھی بس عاشق ہو گئے۔ اور بعض لوگ دینی رنگ میں اس محبت میں غلو کرتے ہیں مرزا صاحب کی تصویر ہوئی یا نور الدین کی یا خواجہ تونسوی کی یا کسی اپنے مرشد کی، اس کی تعظیم کرنے لگے۔ رفتہ رفتہ بات دور چلی گئی اور وہی بت بن گیا۔ میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ سیال شریف کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتا تھا کیونکہ وہاں کے بزرگوں کا مرید تھا۔ کہنے لگا کہ ہمیں تو ادھر ہی سے سب کچھ ملا ہے۔ میں نے کہا قرآن شریف میں آیا ہے کہ خانہ کعبہ کی طرف نماز میں منہ کا حکم اس واسطے ہے کہ لِنَعۡلَمَ مَنۡ یَّتَّبِعُ الرَّسُوۡلَ (البقرہ:144) تاکہ ظاہر ہو جاوے کہ رسول کی پیروی کون کرتا ہے۔ جو شخص اور طرف منہ کرتا ہے وہ رسول کا پیرو نہیں۔ کہنے لگا یہ ملاں لوگوں کی باتیں ہیں میں نہیں جانتا۔

خانہ کعبہ سے جب بت نکالے گئے تو ان میں حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمٰعیل کے بت بھی تھے اور اس مینڈھے کے سینگ بھی رکھے تھے۔ آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب ہی باہر پھنکوا دیئے۔

(ارشاداتِ نور جلد سوم صفحہ 334)

اللہ کس طرح راضی ہو

ایک شخص نے عرض کی کہ اللہ کس طرح راضی ہوتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے جواب میں تحریر فرمایا۔
اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری سے اور حضرت نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے اللہ خوش ہوتا ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے فَمَنۡ تَبِعَ ہُدَایَ فَلَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ (البقرہ:39)۔ جس کسی نے میری ہدایت کی پیروی کی اس پر نہ کوئی خوف ہے نہ غم ہے۔

اور فرماتا ہے قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ (ال عمران:32) کہہ دے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے پیار کرے گا۔ استغفار بہت کرو۔

(ارشاداتِ نور جلد سوم صفحہ 335-336)

عاقبت کی فکر کرو

فرمایا۔ انسان کو چاہئے اپنے افعال، اقوال اور اعمال پر غور کرتا رہے کہ اللہ تعالیٰ کی حضور میں حاضر ہونے کے لیے اس نے کیا تیاری کی ہے۔ آخر ایک دن اس دنیا کو چھوڑ کر خدا کے پاس جانا ہے، عاقبت کی فکر کرو۔

(ارشاداتِ نور جلد سوم صفحہ 345)

نصیحت

ایک شخص کو حضرت نے رخصت کے وقت یہ نصیحت لکھ کر دی۔ آپ استغفار بہت کیا کریں۔ نرمی مزاج میں پیدا ہو، نیک نمونہ بنیں۔ گھر سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھ لیا کرو۔ بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ علیٰ اللّٰہِ بِسْمِ اللّٰہِ علیٰ نَفْسِیْ وَ مَالِیْ وَ دِیْنِیْ۔اَللّٰھُمَّ ارْضِنِیْ بِقَضَائِکَ حَتّٰی لَا اُحِبُّ تَعْجِیْلَ مَا اَخَّرْتُ وَلَا تَاخِیْرَ مَا عَجَّلْتُ۔ دینی معاملات میں دیانت امانت مد نظر رہے۔ معاملہ بہت صاف ہو جھوٹ سے ہر حالت میں ہمیشہ پرہیز رہے۔

(ارشاداتِ نور جلد سوم صفحہ 346)

انبیاء کے طرز پر چلو

فرمایا۔ انسان کی حالت عجیب ہے اگر ذرا سفید بال آجاویں تو کہتا ہے کہ میری عمر تو کچھ بڑی نہیں نزلہ ہو گیا تھا یا کچھ صدمہ پہنچا تھا اس سے بال سفید ہو گئے عمر تو چھوٹی ہے اور اگر ساٹھ سال کو پہنچ گیا ہے تو کہتا ہے اب بھی ضعف کیسے نہ ہو ستر اسی سال تو عمر ہو گئی ہے۔ غرض کسی زمانہ میں بھی اپنی کمزوری کو قبول نہیں کرتا، تعلّی اور بڑائی چاہتا ہے لیکن کمزوری کا یہ کمال ہے کہ جب کوئی نصیحت کرو اور انبیاء کے طرز پر چلنے کا طریق بتلاؤ کہہ دیتا ہے کیا میں نبی ہوں یا ولی ہوں؟ ایسے لوگ جھوٹے ہیں اللہ تعالیٰ نے ہم کو حکم دیا ہے کہ انبیاء کے اسوہ پر چلیں اور اس پر بڑی تاکید فرمائی ہے۔

(ارشاداتِ نور جلد سوم صفحہ 353)

چار پیارے

فرمایا۔ میں نے جب سے ہوش سنبھالی ہے صوفیاء، فقہاء، محدثین اور فلاسفر ہر چہار سے مجھے محبت رہی ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کے ساتھ مجھے بہت محبت ہے کیونکہ وہ اپنی کتب میں چاروں کے جامع ہوتے ہیں۔

(ارشاداتِ نور جلد سوم صفحہ 353)

شریر سے قطع تعلق رکھو

فرمایا۔ مومن کو چوکس رہنا چاہئے اور بدمعاش سے قطع تعلق رکھنا چاہئے ورنہ بدمعاش اور مومن اکٹھے رہتے ہوں تو جب اس پر عذاب آتا ہے اس پر بھی اس کا اثر پڑتا ہے۔ ایک شخص جو آپ بیٹھا غرق ہو رہا ہے ہم بھی اس کے پاس بیٹھے رہیں گے تو غرق ہو جائیں گے۔

(ارشاداتِ نور جلد سوم صفحہ 353)

کیا مسیح کو نہ ماننے والے مسلمان ہیں؟

ایک شخص نے سوال کیا کہ آپ غیر احمدیوں کو مسلمان سمجھتے ہیں یا نہیں؟

فرمایا۔ میرے خیال میں مسلمان وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے حکموں کو مانے۔ ایک شخص اگر مسیح اور مہدی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے تو مدعی دو حال سے خالی نہیں، یا تو وہ جھوٹا ہے تب تو اس سے بڑھ کر کوئی شریر نہیں اور اگر وہ سچا ہے تو اس کو نہ ماننے والا خدا تعالیٰ سے جنگ کرتا ہے۔

(ارشاداتِ نور جلد سوم صفحہ 357)

نصیحت

جو لوگ بزرگوں کو برا کہتے ہیں وہ ضرور کسی بدی میں گرفتار ہوتے ہیں۔ جس کسی کو لوگ اچھا کہتے ہیں تم کبھی اس کو برا نہ کہو۔

(ارشاداتِ نور جلد سوم صفحہ 361)

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 22 اپریل 2022)

ہدایت سے روکنے والی چار چیزیں

فرمایا کہ ہدایات سے روکنے والی چار چیزیں ہیں۔ رسم، عادت، بد ظنی، خود پسندی۔ ان چاروں سے بچو۔

(ارشاداتِ نور جلد سوم صفحہ 371)
(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 06 مئی 2022)

(قسط 13)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ

مصائب اپنی ہی بدعملیوں کا نتیجہ ہوتے ہیں

فرمایا۔ آدمی کو جب کبھی بیماری آتی ہے یا کوئی تکلیف یا مصیبت وارد ہوتی ہے تو اس کے متعلق قرآن کریم نے یہ قاعدہ بتایا ہے کہ وَ مَاۤ اَصَابَکُمۡ مِّنۡ مُّصِیۡبَۃٍ فَبِمَا کَسَبَتۡ اَیۡدِیۡکُمۡ (الشوریٰ:31)

جو مصیبت آئی ان کے اپنے ہی کرتوتوں سے آئی۔

ابھی تھوڑے دن ہوئے کہ مجھ کو الہام ہوا تھا۔

لَہَا مَا کَسَبَتۡ وَ عَلَیۡہَا مَا اکۡتَسَبَتۡ

پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اَنَّمَاۤ اَمۡوَالُکُمۡ وَ اَوۡلَادُکُمۡ فِتۡنَۃٌ (الانفال:29)۔ یہ تمہارے مال اور اولاد تمہارے لیے فتنہ ہیں۔ پھر تکلیفیں یا مال کے ذریعہ ہوتی ہیں یا جان پر پڑتی ہیں یا بیوی بچوں کے ذریعہ آتی ہیں یا آبرو خراب ہوتی ہے یا رشتہ داروں کے ذریعہ سے یا ملک پر۔ اور اس کے علاوہ ایک زبردست مصیبت ہے جو سب سے بڑھ کر ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے انسان کا بُعد ہو جاتا ہے۔ اس کے متعلق دو آیتیں میں پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

فَاَعۡقَبَہُمۡ نِفَاقًا فِیۡ قُلُوۡبِہِمۡ اِلٰی یَوۡمِ یَلۡقَوۡنَہٗ بِمَاۤ اَخۡلَفُوا اللّٰہَ مَا وَعَدُوۡہُ وَ بِمَا کَانُوۡا یَکۡذِبُوۡنَ

(التوبہ:77)

ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ کا وعدوں کے خلاف کرنے اور جھوٹ بولنے کے سبب ان کے دلوں میں نفاق پڑ گیا اس دن تک کہ وہ اللہ کے حضور میں حاضر ہوں۔

دوسری آیت

اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا سَوَآءٌ عَلَیۡہِمۡ ءَاَنۡذَرۡتَہُمۡ اَمۡ لَمۡ تُنۡذِرۡہُمۡ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوۡبِہِمۡ وَ عَلٰی سَمۡعِہِمۡ وَ عَلٰۤی اَبۡصَارِہِمۡ غِشَاوَۃٌ ۫ وَّ لَہُمۡ عَذَابٌ عَظِیۡمٌ

(البقرہ:7-8)

اس کے لطیف معنے اللہ تعالیٰ نے مجھ کو بتائے ہیں۔ ایک آدمی ایسا شریر ہوتا ہے اور گندا ہوتا ہے کہ جب اس کو اس کی بھلائی کے لیے کوئی بات کہتے ہیں تو معاً وہ انکار کر جاتا ہے۔ اس کو اس خیر خواہی پر ذرا بھی پرواہ نہیں ہوتی اس واسطے اس کے دل پر مہر لگ جاتی ہے۔ میں نے بارہا یہ کہا ہے کہ میں تم سے کسی بات کا خواہش مند نہیں۔ اپنی تعظیم کے لیے تمہارے اٹھنے کا محتاج نہیں۔ تمہارے سلام تک کا محتاج نہیں۔ باوجود اس کے میں کسی کو کچھ کہتا ہوں اور نصیحت کرتا ہوں لیکن ایسے بھی ہیں کہ ابھی تھوڑے دن ہوئے کہ میں نے ایک آدمی کو نصیحت کی اس نے مجھ کو دو ورق کا خط لکھ کر دیا۔

خلاصہ کلام جو انسان کو دکھ پہنچتا ہے تو کسی گناہ کے ذریعہ سے اس کو پہنچتا ہے۔

(ارشاداتِ نور جلد سوم صفحہ 362)

بے فائدہ بحثیں نہ کرو

ایک شخص کا خط پیش ہوا کہ ایک جگہ احمدیوں میں یہ بحث ہو رہی تھی کہ فرشتے جسم رکھتے ہیں یا بے جسم ہیں اس پر حضرت خلیفۃ المسیح رنجیدہ خاطر ہوئے کہ ہماری جماعت کے لوگ کن نکمی بحثوں میں لگ جاتے ہیں۔ کیا ان کے پاس دین دنیا کا کوئی مفید کام نہیں یا وہ سب کام انہوں نے ختم کر لیے ہیں۔

فرمایا۔ مِنْ حُسْنِ الْاِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْکُہٗ مَالَا یَعْنِیْہِ (سنن ابن ماجہ کتاب الفتن باب کف اللسان فی الفتنہ)۔ انسان کے اسلام کی خوبی اس بات میں ہے کہ بے فائدہ باتوں کے پیچھے نہ پڑے۔ اگر فرشتے جسم کے ہیں تو اس سے تم کو کیا مل جاوے گا اور اگر جسم کے نہیں تو تمہارا کیا نقصان ہو گا اور اگر یہ علم تم کو حاصل ہو گیا تو دین دنیا میں کون سی نیکی ہے جو اس ذریعہ سے تم کماؤ گے۔ اگر کوئی فائدہ حاصل نہیں تو پھر قرآن شریف کی اس آیت پر کیوں عمل نہیں کرتے کہ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ ہُمْ فِیْ صَلَاتِہِمْ خٰشِعُوْنَ وَ الَّذِیْنَ ہُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ (المؤمنون:2-4) تحقیق بامراد اور کامیاب ہوئے وہ مومن جو اپنی نماز میں عاجزی کرتے ہیں اور وہ جو بے فائدہ باتوں سے کنارے میں رہتے ہیں۔

آج تک انسان اپنی بناوٹ کی حقیقت سے تو آگاہ نہیں ہوا پھر فرشتوں کی بناوٹ پر بحث کرنے سے کیا حاصل۔

تو کار زمین کے نکو ساختی
کہ با آسمان نیز پرداختی

اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ مَآ اَشْہَدْتُّہُمْ خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ لَا خَلْقَ اَنْفُسِہِمْ (الکہف:52) آسمان زمین کے پیدا کرنے کے وقت میں نے ان لوگوں کو سامنے کھڑا نہیں کر رکھا تھا کہ یہ اس کو دیکھتے اور شاہد حاضر بنتے بلکہ یہ اپنی پیدائش کے وقت بھی گواہ نہیں۔ ملائکہ کے متعلق شریعت میں لفظ جسم کا نہیں آیا پس ہم جسم کا لفظ نہ بولیں اور ان کی بناوٹ کی کیفیت کو خدا پر چھوڑیں۔ اس سے زیادہ اس معاملہ میں گفتگو نامناسب ہے۔

(ارشاداتِ نور جلد سوم صفحہ 362۔363)

جھگڑے کی باتوں سے بچو

حضور نے نہایت درد دل سے فرمایا۔

مَا ضَلَّ قَوْمٌ مِّنَ الْحَقِّ اِلَّا اُوتُوا الْجَدَلَ ہدایت کے بعد قوم گمراہ ہوتی ہے تو اس وقت کہ وہ باہم جھگڑا کرنے لگیں۔ پس تم جھگڑے کی باتوں سے بچو۔

(ارشاداتِ نور جلد سوم صفحہ 367)

جزیہ

بعض نادان جزیہ پر اعتراض کرتے ہیں اور اسے انتہا درجہ کا ظلم قرار دیتے ہیں حالانکہ یہ ایک قسم کا ٹیکس ہے اور ایسے ٹیکس ہر سلطنت میں ہوتے ہیں۔ میں نے کپڑوں پر، گھوڑوں پر، دوکانوں پر غرض ہر چیز پر ٹیکس دیکھا ہے۔ مدرسہ، سڑکانہ، مالگزاری کے ساتھ وصول کیا جاتا ہے پھر فیس الگ۔ بر خلاف ان کے یہ ٹیکس جس کا دوسرا نام جزیہ ہے ایک بہت ہی قلیل رقم ہے مثلاً ایک کروڑ روپیہ کسی مسلمان کے پاس ہے تو اسے اڑھائی لاکھ روپیہ زکوٰۃ کا دینا پڑے گا مگر ایک غیر مسلم کو صرف ساڑھے چار دینے پڑیں گے اور اس کے معاوضہ میں اس کے جان و مال کی حفاظت کی جائے گی اور مسلمان کو تو علاوہ اڑھائی لاکھ کے جان بھی دینی پڑتی ہے۔ باوجود اس فرق بین کے پھر بھی یہ کہنا کہ مسلمانوں نے اپنی حکومت کے زمانے میں غیر مسلموں پر ظلم کیا اور ان پر جزیہ لگایا حد درجے کی بے انصافی ہے۔

(ارشاداتِ نور جلد سوم صفحہ 368)

ہدایت سے روکنے والی چار چیزیں

فرمایا کہ ہدایات سے روکنے والی چار چیزیں ہیں۔ رسم، عادت، بد ظنی، خود پسندی۔ ان چاروں سے بچو۔

(ارشاداتِ نور جلد سوم صفحہ 371)

قرآن کی نافرمانی

وَاذْكُرْ اَخَا عَادٍ (الاحقاف:22) پڑھاتے ہوئے فرمایا۔ دیکھا کہ ایک نبی کی تعلیم پر نہ چلنے سے عاد ہلاک ہو گئے۔ قرآن مجید میں تمام انبیاء کی تعلیم ہے پس جو قرآن مجید کی نافرمانی کرے گا اس کا کیا حال ہو گا؟ عبرت پکڑو اور خدا کے فرمانبردار ہو جاؤ۔

(ارشاداتِ نور جلد سوم صفحہ 371)

خدا کے رسولوں پر ایمان لاؤ

اللہ کے نیک بندے اولوالعزم رسول بڑے بڑے نشانوں کے ساتھ دنیا میں آتے ہیں۔ کچھ پردے ہیں کہ وہ نشان سمجھ میں نہیں آتے۔ بہت لوگ ایسے ہیں کہ زمین کے نشان ہوں کچھ پرواہ نہیں کرتے۔ دنیا چند روزہ ہے یہ جاہ و جلال سب کے سب یہاں ہی رہ جاویں گے۔

(ارشاداتِ نور جلد سوم صفحہ 393)

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 06 مئی 2022)

اپنے اخلاق درست کرو

فرمایا۔انسان کے اپنے ہی اخلاق موجب بہشت یا موجب دوزخ ہوتے ہیں۔جو شخص اپنے اخلاق کو درست کر لیتا ہے وہ بہت ہی سکھی رہتا ہے۔

(ارشادتِ نور جلد دوم صفحہ 227)

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 12 جنوری 2022)

(قسط 14)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ

عبرت حاصل کرو

فرمایا۔ میں نے بہت سے شہروں میں سفر کیا۔ مگر وہاں کے علماء خاک میں مل گئے۔ لاہور کی شاہی سنہری مسجد مسلمانوں کی جاہ و جلال و عظمت کا پتہ دیتی ہے۔ مگر اب کچھ نہیں خاک ہے۔ پری محل، رنگ محل، مبارک محل عبرت کے نمونے ہیں۔ بڑے بڑے شاہوں کے مقابر عبرت کے نشان ہیں۔

دہلی میں سینکڑوں کھنڈرات ہیں۔ بادشاہوں بیگموں کے مزار ہیں۔ ایسے ایسے امراء بھی ہیں جنہوں نے خاک بھی بادشاہ کی پرواہ نہیں کی۔ مگر دیکھئے اب ان کے نشان کہاں۔ خدا سے ڈرو دنیا چند روزہ ہے انسان کس بات پر گھمنڈ اور غرور کرتا ہے۔ دنیادار احمق ہوتے ہیں کچھ پرواہ نہیں کرتے۔ بغرا خاں، خضر خاں کے واقعات دیکھو خدا نے جو کرنا تھا کر کے دکھا ہی دیا۔ بہت نشان لوگوں کے لیے ہوتے ہیں مگر لوگ اندھوں کی طرح ہو جاتے ہیں۔

(ارشاداتِ نور جلد سوم صفحہ 393-394)

فضیلت علم پر عقلی دلیل

یہ تو اللہ تعالیٰ کی اپنی دی ہوئی دلائل فضیلت علم پر ہیں۔ ان کے سوا ایک عقلی دلیل میری سمجھ آئی اور پھر سچ پوچھو تو یہ عقلی دلیل بھی اسی کے فضل کا عطیہ ہے اور ان علوم سے پیدا ہوئی جو اس نے اپنے محض فضل سے عطا کئے۔ بہر حال وہ یہ ہے کہ میں نے دیکھا کہ دنیا میں جس قدر چھوٹے چھوٹے کام ہیں جب ان کے ساتھ علمی رنگ آتا ہے اور علم کے تعلق سے ان کو کیا جاتا ہے تو وہ عظیم الشان ہو جاتے ہیں۔ مثلاً چکّی پیسنا، کپڑا بُننا، دھونا، سینا، کپڑا کاٹنا، رنگ بنانا، حجامت کرنا، لوہاری کام، چمڑہ رنگنا، گاڑی چلانا، جوتا بنانا وغیرہ۔ ان میں سے ایک ایک کام پر نظر کرو جب یہ اپنی عام حالت میں کئے جاتے ہیں تو عام لوگ اس کو کوئی بڑا کام یا عزت کا کام نہیں سمجھتے۔ مثلاً چکّی پیسنا یہ معمولی

کام ہے لیکن جب اس کو انجن کے ذریعہ کیا جاوے اور علمی طاقت اس کے ساتھ ہو تو وہی چکّی پیسنے کا فعل جو معمولی اور ادنیٰ سمجھا جاتا تھا عظیم الشان سمجھا جاتا ہے اور پھر کہا جاتا ہے کہ فلاں صاحب بڑے معزز اور مقتدر ہیں۔ ان کے ہاں فلور مل چلتی ہے۔ گویا وہی آٹے پیسنے کی کَل موجب فخر ہو گئی۔ اسی طرح پر کپڑے بننے کا کام ایک ادنیٰ درجہ کا کام سمجھا گیا تھا لیکن جب علم نے اس کی سرپرستی کی اور مشینوں کے ذریعہ کپڑا تیار ہونے لگا تو یہی لوگ معزز وصاحب ثروت ہو گئے۔ اسی طرح کپڑے دھونے، سینے، اور کاٹنے کے کام ہیں۔ میں نے ایک آدمی کو دیکھا یا سنا کہ وہ صرف کپڑے کاٹتا تھا اور چھ سو روپیہ ماہوار تنخواہ پاتا تھا۔ کھٹیک کا کام نہایت حقیر سمجھا جاتا تھا لیکن آج دباغت کا فن اور موچی کا کام عجیب کام ہے اور چمڑے کی فیکٹریوں کے مالک بڑے آدمی ہیں۔ اسی طرح پر لوہے کا کام، ڈرائیوری وغیرہ۔

(ارشاداتِ نور جلد سوم صفحہ 422-423)

علم کے لئے سفر ضروری ہے

پھر علم کے حصول کے لیے یہ ضروری امر ہے کہ سفر کیا جاوے۔ میں اس پر بھی قرآن مجید ہی سے استدلال کرتا ہوں۔ چنانچہ فرمایا۔ فَلَوْ لَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِى الدِّيْنِ وَ لِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا (التوبہ :122) یعنی ہر جماعت میں سے کیوں چند لوگ سفر کے لیے نہیں نکلتے تا کہ وہ دین کی سمجھ حاصل کریں اور واپس آ کر اپنی قوم کو بیدار کریں۔

(ارشاداتِ نور جلد سوم صفحہ 423)

جمع حدیث کے لیے امام بخاری کا سفر

امام بخاری نے تو حد ہی کر دی ہے۔ یہ بخارا کے رہنے والے تھے۔ جن دقتوں اور مشکلات میں انہوں نے جمع احادیث کے لیے سفر کئے ہیں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ حیرت ہوتی ہے کہ یہ کس فضل کے آدمی تھے۔ آج بخارا میں ہیں تو کل موصل، پرسوں مصر، اترسوں شام، بصرہ، کوفہ، مکہ، مدینہ۔ غرض اس وقت کی اسلامی دنیا کے تمام ان

مرکزوں میں پھر نکلے ہیں جہاں وہ اپنے گوہر مقصود کا نشان پاتے تھے۔ ایک شخص کہتا ہے کہ میں گن نہیں سکتا کہ وہ کتنی مرتبہ مدینہ میں آئے۔ غرض علم کی تحصیل کے لیے سفر کی بڑی ضرورت ہے۔

(ارشاداتِ نور جلد سوم صفحہ 424)

مہاجر

وہ ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کی نواہی کو چھوڑ دے۔

لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبُّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ کوئی تم میں سے اس وقت تک مومن نہیں ہوتا جب تک جو اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی اپنے بھائی کے لیے پسند نہ کرے۔

جس طرح تم چاہتے ہو کہ تمہارے نوکر تمہارا کام کریں اسی طرح تم اپنے آقا کا کام کرو۔ جس طرح تم چاہتے ہو کہ تمہارے آقا تم کو مزدوری دیں اسی طرح تم اپنے ملازموں کو مزدوری دو۔ جس طرح تم چاہتے ہو کہ تمہاری لڑکی کے ساتھ اس کے سسرال سلوک کریں ایسا ہی سلوک تم اپنی بی بی اور بہو سے کرو۔ غرض ہر امر میں اپنے دل سے فتویٰ لو۔ جو سلوک تم چاہتے ہو کہ تمہارے ساتھ کیا جائے ویسا ہی سلوک تم ان کے ساتھ کرو۔

انصار سے محبت کرنا ایمان کی نشانی ہے۔

(ارشاداتِ نور جلد سوم صفحہ 453)

فائدہ

نیک لوگوں کی مجلس میں چلے جانا بہر حال فائدہ مند ہے۔ کوئی بات سننے یا کرنے کا موقع ملے یا نہ ملے ان کی مجلس میں جا بیٹھنا بھی فوائد کا موجب ہوتا ہے۔

(ارشاداتِ نور جلد سوم صفحہ 468)

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 13 مئی 2022)

صدقہ جاریہ

فرمایا۔ صدقہ چار ہیں۔ اوّل اولاد صالح جو دعا کرے۔ دوم علم جو نفع رساں ہو۔ سوم پانی کا اجرا۔ یعنی کنوئیں وغیرہ کی تعمیر۔ یہ بھی ایک صدقہ جاریہ ہے۔ چہارم عمدہ پل یا سڑک۔ جب لوگ گزرتے ہیں تو آرام پا کر جوش سے بنانے والے کے لیے دعا کرتے ہیں۔

(ارشاداتِ نور جلد دوم صفحہ 349)

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 28 جنوری 2022)

- کلید عناوین -

مضامین کے لنکس

- ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ (قسط 1)

(فائقہ بشریٰ)

https://www.alfazlonline.org/08/12/2021/49306/

- ارشاداتِ نور (قسط 2)

(فائقہ بشریٰ)

https://www.alfazlonline.org/12/01/2022/52107/

- ارشاداتِ نور (قسط 3)

(فائقہ بشریٰ)

https://www.alfazlonline.org/21/01/2022/52722/

- ارشاداتِ نور (قسط 4)

(فائقہ بشریٰ)

https://www.alfazlonline.org/28/01/2022/53231/

- ارشاداتِ نور (قسط 5)

(فائقہ بشریٰ)

https://www.alfazlonline.org/11/02/2022/54083/

- ارشاداتِ نور (قسط 6)

(فائقہ بشریٰ)

https://www.alfazlonline.org/25/02/2022/55085/

- ارشاداتِ نور (قسط 7)

(فائقہ بشریٰ)

https://www.alfazlonline.org/11/03/2022/56047/

- ارشاداتِ نور (قسط 8)

(فائقہ بشریٰ)

https://www.alfazlonline.org/18/03/2022/56627/

- ارشاداتِ نور (قسط 9)

(فائقہ بشریٰ)

https://www.alfazlonline.org/01/04/2022/57663/

- ارشاداتِ نور (قسط 10)

(فائقہ بشریٰ)

https://www.alfazlonline.org/08/04/2022/58110/

- ارشاداتِ نور (قسط 11)

(فائقہ بشریٰ)

https://www.alfazlonline.org/15/04/2022/58771/

- ارشاداتِ نور (قسط 12)

(فائقہ بشریٰ)

https://www.alfazlonline.org/22/04/2022/59533/

- ارشاداتِ نور (قسط 13)

(فائقہ بشریٰ)

https://www.alfazlonline.org/06/05/2022/60281/

- ارشاداتِ نور (قسط 14)

(فائقہ بشریٰ)

https://www.alfazlonline.org/13/05/2022/60702/

✶✶✶✶✶



ادارہ الفضل آن لائن کی دیگر کتب

1. اسلامی اصطلاحات کا بر محل استعمال
2. ارشادات حضرت مسیح موعودؑ بابت مختلف ممالک و شہر
3. جماعت احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں خلافت خامسہ کا عظیم الشان کردار اور معیت الٰہی
4. ارشادات نور
5. کتاب تعلیم کی تیاری (زیر تکمیل)
6. میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا (زیر تکمیل)

* * * * *